https://ataunnabi.blogspot.com/

انوار خطابت

برائے ذی القعدہ

حصۂ یازدہم

تالیف

مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی

شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ و بانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

ناشر

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج حیدرآباد، الہند

Ph.No:04024469996(6:30 to 10:30 pm)

Website: www.ziaislamic.com

Email:zia.islamic@yahoo.co.in

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : انوار خطابت حصۂ یازدہم، برائے ذی القعدہ

تالیف : مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی، شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ
وبانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

طبع اول : ذی القعدہ 1432ھ م ستمبر 2011ء

تعداد اشاعت : ایک ہزار (1000)

قیمت : 35 روپے

ناشر : ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد دکن

کمپوزنگ : ابوالبرکات کمپیوٹر سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد دکن فون نمبر: 040-24469996

کتابت : حافظ احمد محی الدین رفیع نقشبندی، محمد عبدالقدیر قادری کامل الفقہ جامعہ نظامیہ

پروف ریڈنگ : مولانا سید واحد علی قادری صاحب، مولانا سید احمد غوری صاحب

ملنے کے پتے :
- جامعہ نظامیہ، شبلی گنج، حیدرآباد دکن
- ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد
- دکن ٹریڈرس، مغل پورہ، حیدرآباد
- عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد
- ابوالبرکات عطریات، روبرو نقشبندی چمن، مصری گنج، حیدرآباد
- مکتبہ فیضان ابوالحسنات، مصری گنج، حیدرآباد
- عرش موبائیل سنٹر، انصاری روڈ، حیدرآباد
- مکتبہ رفاہ عام، گلبرگہ شریف
- تصانیف حضرت بندہ نواز، گیارہ سیڑھی گلبرگہ شریف
- ہاشمی محبوب کتب خانہ، تعظیم ترک مسجد، بیجاپور
- دیگر تاجران کتب، شہر و مضافات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

پیش لفظ 5

الکٹرانک میڈیا اور اس کی تباہ کاریاں

سائنس اور ٹکنالوجی میں انسان کی ترقی 9
جدید ایجادات اور فوائد 9
میڈیا کا استعمال' مقاصد پر موقوف 10
الکٹرانک میڈیا کا دوسرا رخ 10
ریڈیو کی تباہ کاری 12
ٹی وی چیانلس کی تباہ کاری 13
کارٹون چیانلس' کمسن بچوں کے لئے تباہ کن 15
ٹی وی چیانلس گھریلو خواتین کے لئے تباہ کن 16
نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ٹی وی چیانلس کی تباہ کاریاں 18
بدنظری وبے حیائی سے اجتناب' حکم خداوندی 18
نوجوانوں کو بے حیائی سے بچانا' ناگزیر 20
انٹرنٹ کے فوائد 20
انٹرنٹ کے نقصانات 21
موبائل کی تباہ کاری 22
الکٹرانک میڈیا اور والدین کی ذمہ داری 24

حضرت خواجہ بندہ نوازؒ، شخصیت وتعلیمات

اتباع صالحین' حکم خداوندی 26
اتباع صالحین کی برکت 27
نام مبارک اور القابِ مبارکہ 29
تعلیم اور بیعت 29
نعمت خلافت سے سرفرازی 30
خانوادۂ عالیہ 31
حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک' مسلکِ اہل سنت وجماعت 32
خوف الٰہی ،عبادت وطاعت' امتیاز اہل بیت 33
اتباع سنت' راہ سلوک کی شرط اولین 33
نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہیں 34
باطنی پاکیزگی کا مفہوم 35
سونے سے پہلے دن بھر کے عمل کا جائزہ لینا چاہئے ! 36
وصال مبارک 37

زیارت روضۂ اطہر،فضائل وآداب

وصالِ مبارک کے تین دن بعد اعرابی کی حاضری 41
روضہ اطہر کی زیارت' علامہ ابن کثیر کی وضاحت 42
روضہ اقدس کی حاضری عین سعادت 46
زائرین روضۂ اقدس کے لئے شفاعت کی ضمانت 47
حدیث زیارت صحیح ومستند' محدثین کی صراحت 48
خالص حضور کی خاطر حاضر ہونے پر شفاعت اور مقبول حج کی بشارت 51

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زائرین روضہ اقدس کو دو مقبول حج کا ثواب 52
حضور کی نیت سے حاضر ہونے والوں کے لئے حضور کی رفاقت 53
روضہ مقدسہ مدینہ منورہ میں ہونے کی حکمت 53
دربار اقدس میں حاضری سے گریز' باعث محرومی 54
بارگاہ اقدس میں سلام پیش کرنے کے آداب 55
سلام پیش کرتے وقت کدھر رخ کریں؟ 57
علامہ ابن تیمیہ کی صراحت 59
بارگاہ اقدس میں اس طرح سلام پیش کریں 59
زائرین روضۂ اقدس سے سلام پیش کرنے کی درخواست کرنا 61
مسجد نبوی شریف میں نماز ادا کرنے کی فضیلت 62
مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی فضیلت 63
ریاض الجنۃ کی فضیلت 65
مسجد قباء میں دوگانہ ادا کرنا عمرہ کے برابر 65
زائرین روضۂ اقدس کو حضرت ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ کی قیمتی نصیحت 66
مسجد نبوی شریف سے نکلتے وقت چپل وغیرہ پٹخنا 68
مسجد نبوی شریف میں آواز بلند کرنے کی ممانعت 69

حج وعمرہ، فضائل وبرکات

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اعلانِ حج 74
ندائے خلیل پر لبیک کہنے والے ہی حج کے سعادتمند 75
حج کس پر فرض ہے؟ 78
حج فرض ہونے کے باوجود تاخیر کرنا موجب غضب 80
حج ظاہر و باطنی فوائد کا جامع 81
اشہر حج (حج کے مہینے) 83
حج کے فرائض 83
واجبات حج 84
ادائی حج کے لئے عرفہ، مزدلفہ ومنیٰ مقرر کرنے کی حکمتیں 84
عازمین حج کو حضرت ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت 85
طواف خانۂ کعبہ' امت کے لئے خصوصی شرف 87
حجاج کی شفاعت' خانۂ کعبہ کا دربارِ رسالت میں معروضہ 88
حجاج ومعتمرین' اللہ کے مہمان 89
سفر حج میں ہر قدم پر نیکی 90
مقبول حج کا بدلہ جنت! 91
یوم عرفہ کی فضیلت 93
نعت بحضورِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم 95

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیش لفظ

الحمد للہ ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر اپنے قیام ہی کے ساتھ مختلف جہات سے علمی خدمات انجام دے رہا ہے، ریسرچ سنٹر کے زیر اہتمام مولانا مفتی حافظ سید ضیاء الدین نقشبندی شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ و بانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر کی علمی و تحقیقی کتب کی اشاعت کا حسین سلسلہ جاری ہے، اللہ تعالی نے خادمین علم دین وعلماء شرع متین کے اوقات میں برکت عطا فرمایا ہے، جامعہ نظامیہ کے علماء کرام جامعہ میں تدریسی خدمات انجام دیتے ہوئے دیگر تعلیمی اداروں سے وابستہ ہیں، کسی نے ادارے کی داغ بیل ڈالی ہے تو کوئی کسی ادارہ کی سرپرستی کررہے ہیں، حقیقت میں یہ حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمۃ کا فیضان ہے۔

حضرت مفتی صاحب جامعہ نظامیہ میں شیخ الفقہ کے منصب جلیل پر متمکن ہیں، فقہ اسلامی اور دیگر فنون کی امہات الکتب کی تدریس فرماتے ہیں، تدریس کے بعد فارغ اوقات میں تصنیف وتالیف' تحقیق وریسرچ میں مصروف رہتے ہیں، حضرت مفتی صاحب کے خصوصی اسلوب کے سبب آپ کی کتابیں دنیائے علم وفن میں خاص مقام رکھتی ہیں، علم دوست احباب انہیں قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ مفتی صاحب قبلہ کے کتب چونکہ مدلل اور ہر بات مستند ہوتی ہے اس لئے یہ کتب طلبہ وریسرچ اسکالرس کے لئے ایک رہنما کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کتاب سے ریسرچ اسکالرس کو تحقیق کا طریقہ ملتا ہے، خطباء وواعظین کے لئے مواد کی فراہمی کے ساتھ ساتھ خطابت کا سلیقہ معلوم ہوتا ہے، یہ کتاب واعظین وخطباء اور بالخصوص کالجس کے وہ طلباء جو کالجس میں تقاریر کرتے ہیں ونیز مبلغین کے لئے نہایت مفید ہے۔

زیر نظر کتاب "انوار خطابت، حصۂ یازدہم برائے ذی القعدہ" انوار خطابت سیریز کا گیارہواں حصہ ہے، اس کتاب میں مفتی صاحب قبلہ نے چار اہم موضوعات کا احاطہ کیا ہے۔

پہلی تقریر میں آپ نے الکٹرانک میڈیا کے ذریعہ حاصل ہونے والے فوائد بیان کئے اور اس کی تباہ کاریوں سے آگاہ کیا۔ سائنس وٹکنالوجی کے سبب آج انسان ترقی وعروج کی منزلیں طے کررہا ہے، سائنسی علوم اور جدید آلات کا صحیح طور پر استعمال کیا جائے اور اس سے اسلامی پیام کو عام کیا جائے تو وہ قوم وملت کے لئے نفع وراحت کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں، برخلاف اس کے اگر ان کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحیح استعمال نہ کیا جائے تو اس کے ذریعہ معاشرہ میں علمی واخلاقی بگاڑ پیدا ہوگا اور لوگ بالخصوص نئ نسل بے حیائی و بے راہ روی کا شکار ہوگی،مفتی صاحب قبلہ نے ریڈیو،ٹی وی اورانٹرنٹ کے ذریعہ پھیلنے والی خرابیوں اور بے حیاؤں سے متنبہ کیا اورنئ نسل کوان وسائل کے غلط استعمال سے روکنے کی فکردی اوراس کوروکنے کے لئے والدین کی ذمہ داری کو بیان کیا۔

دوسری تقریر میں حضرت خواجہ بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور حالات بیان کئے،آپ کی تعلیمات مبارکہ سے روشناس کروایا۔عقائد میں پختگی اور اعمال میں درستگی کے لئے حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قیمتی نصائح وارشادات کوذکرفرمایااورآپ کی زندگی سے اہل اسلام کو کیا پیغام پہنچتا ہےاُسے واضح کیا۔

تیسری تقریر میں زیارت روضۂ اطہر کے فضائل وآداب بیان کئے-زیارت مقدسہ کے فضائل پرمتعدداحادیث جمع فرمائیں اوران کی قوت وصحت کوآشکارکرنے کے لئے ائمہ ومحدثین کے اقوال ذکر کئے-بالخصوص آپ نے زیارت کی نیت سے مدینۂ منورہ حاضرہونے پراحادیث شریفہ میں جوبشارتیں وارد ہیں انہیں بیان کیا،اورآداب زیارت کے سلسلہ میں حضرات صحابۂ کرام وتابعین عظام کے عمل کا نمونہ نقل فرمایا۔نیز بارگاہ اقدس میں دوسروں کی جانب سے سلام پیش کرنے کی دلیل،مسجد نبوی شریف میں نماز ادا کرنے کی فضیلت اور وہاں چالیس نمازیں پڑھنے کی برکت کو احادیث صحیحہ سے بیان فرمایا ہے۔

چوتھی تقریر میں حج وعمرہ کے فضائل وبرکات قرآن کریم واحادیث شریفہ کی روشنی میں بیان فرمائے،اس عنوان کے تحت آپ نے حج کی فرضیت وفضیلت،حجاج ومعتمرین پر ہونے والی خصوصی نوازشات بیان کئے،حج کے ظاہری وباطنی فوائدکوجمع فرمایا-نیز جولوگ حج فرض ہونے کے باوجودحج ادانہیں کرتے انہیں حج کی تشویق وترغیب دی اوراس عظیم فریضہ کوبلاعذرترک کرنے والوں کےحق میں واردوعید بیان کی۔

اللہ تعالی سے دعاہے کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ کی خدمات کوقبول فرمائے اوراس گلدستۂ خطابت کی مہک سےساری ملت کومہکائے۔آمین۔

شعبۂ نشر واشاعت:ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الکٹرانک میڈیا اور اس کی تباہ کاریاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ، وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنُ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنُ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنُ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنُ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ:وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ .صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

برادران اسلام ! اللہ سبحانہ وتعالیٰ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے اور تمام عوالم اسی کے تابع وفرمانبردار ہیں ، رب العالمین نے اپنی تمام مخلوق میں انسانوں پر خصوصی سرفرازی فرمائی، انہیں ساری خلقت میں مکرم بنایا اور اشرف المخلوقات کا اعزاز عطا فرمایا۔

بندگانِ خدا پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک کی ذات پر ایمان لائیں، اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو تسلیم کریں! اور اپنی زندگی کے ہر لمحہ اور ہر سانس کو ان کی اطاعت کے لئے وقف کردیں، ان کے احکام پر عمل کریں اور منکرات وممنوعات سے اجتناب کریں، چونکہ حق تعالیٰ اپنے بندوں کو برائیوں سے بچنے کا حکم فرمایا ہے، جیسا کہ ابھی خطبہ میں تلاوت کی گئی' آیت مبارکہ میں ارشاد ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ — اور بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی مت جاؤ! چاہے وہ ظاہری ہوں اور پوشیدہ۔

(سورۃ الانعام۔151)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

”ولا تقربوا الفواحش“	اور بے حیائی کے کاموں سے مراد کبیرہ گناہ
كبائر الذنوب والزنا	اور زنا کاری ہے خواہ وہ ظاہری ہوں، جو علانیہ
”ماظهر منها“ من افعال	طور پر ظاہری اعضاء وجوارح سے صادر ہوتے
الجوارح علانية	ہیں؛ ان کے قریب مت جاؤ! اور نہ ان برائیوں
و”مابطن“ يعني افعال	کے جو پوشیدہ طور پر سرزد ہوتی ہیں یعنی وہ گناہ جو
الجوارح سرا وافعال	اعضاء سے مخفی طور پر اور دل سے سرزد ہوتی
القلوب من النفاق	ہیں، جیسے نفاق وغیرہ دل کی برائیوں اور نفس کی
وغيره ورذائل النفس	بری خصلتوں کے قریب بھی مت جاؤ!

(التفسیر المظھری، سورۃ الانعام۔151، ج3 ص304)

معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ نے ہمیں برائیوں کا ارتکاب تو درکنار، ان کے قریب بھی جانے سے منع فرمایا، اس حکم خداوندی کو بجالاتے ہوئے بندگانِ خدا پر لازم ہے کہ وہ ہر برائی سے پرہیز کریں اور اپنی علمی وفکری، قولی وفعلی اور ظاہری وباطنی تمام تر صلاحیتوں کو اپنے پروردگار کے حکم کا پابند اور فرمان کا تابع بنائے رکھیں، انہی صلاحیتوں میں ایک بڑی صلاحیت علم ہے، رب قدیر نے خاص طور پر انسان کو علم کی عظیم صلاحیت سے بہرہ اندوز فرمایا ہے، دینی علم ہو یا دنیوی علم، ہر مومن کو چاہیئے کہ اس کی قدر کرے اور احکام شریعت کے مطابق اس سے استفادہ کرے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿سائنس اورٹکنالوجی میں انسان کی ترقی﴾

گزشتہ چند دہائیوں میں انسان نے سائنس اورٹکنالوجی میں غیر معمولی ترقی کی ہے،اس نے حیرت انگیز ایجادات اوردم بخود کردینے والے انکشافات کئے ہیں؛ جیسے ریڈیو،ٹی وی،کمپیوٹر،موبائل فون،ویڈیو گیم اورانٹرنٹ وغیرہ۔

﴿جدید ایجادات اورفوائد﴾

اس حقیقت کا انکارنہیں کیا جاسکتا کہ ان جدید ایجادات کی وجہ سے انسانی زندگی میں بہت سی سہولتیں فراہم ہوئیں،بطورخاص ابلاغ وترسیل اورخبررسانی کے ایک سے زائد آسان ترین اورسہولت بخش طریقے حاصل ہوئے،الکٹرانک میڈیا ٹی وی' انٹرنٹ وغیرہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کے ذریعہ لمحہ بھر میں ایک شخص اپنا پیغام ساری دنیا کو سناتا ہے،ان وسائل کے ذریعہ اسلام کی اشاعت وتبلیغ بھی کی جارہی ہے، اسلامی تعلیمات کو عام کیا جارہا ہے۔

اس سہولت کی وجہ سے مشرق ومغرب،شمال وجنوب میں رابطہ رکھنے کے لئے کوئی مسئلہ نہیں رہا،عصری ٹکنالوجی کے سبب تمام دوریاں ختم ہوگئیں،ملک علٰحدہ اورعلاقہ دورہونے کے باوجود ایسا معلوم ہوتا ہے گویا آمنے سامنے معاملات ہورہے ہیں۔

اسی عالمی ارتباط کی وجہ سے تجارتی تعلقات بھی ایک علاقہ اورایک ملک سے نکل کر عالمی حیثیت اختیار کرچکے ہیں،سرمایہ کاروں کے لئے دنیا کی تمام کمپنیوں کی تفصیلات،اسکیمس اورشرائط نظروں کے سامنے ہیں،عالمی طورپر یہ سہولت فراہم ہے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ جس تجارت میں چاہیں سرمایہ مشغول کریں' لیکن ایک مسلمان کے لئے یہ معلوم کر لینا ضروری ہے کہ اس کے ذریعہ کئے جانے والے کونسے معاملات جائز ہیں اور کونسے ناجائز ہیں' انٹرنٹ کے ذریعہ یہ بھی فائدہ ہے کہ مال وزر کے تبادلہ کی صعوبتیں بھی باقی نہ رہیں، اس کے تبادلہ کے لئے نہ سفر کے اخراجات برداشت کرنے کی ضرورت ہے اور نہ دوران سفر مال کے ہلاک ہونے اور ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

﴿میڈیا کا استعمال' مقاصد پر موقوف﴾

حضرات! الکٹرانک میڈیا کے یہ فوائد ضرور ہیں، لیکن ان سے بڑھ کر اس کے نقصانات ہیں اور آئے دن اس کے تباہ کن نتائج ہمارے سامنے آرہے ہیں، ریڈیو، ٹی وی، موبائل فون اور انٹرنٹ کے ذریعہ ابلاغ وترسیل کے امور تیز ترین ہو چکے ہیں، یہ ایسے ذرائع ہیں جن کا استعمال' مقاصد پر موقوف ہوتا ہے، اگر انہیں خیر کیلئے استعمال کیا جائے تو ضرور یہ خیر و بھلائی کے مفید ذرائع ثابت ہوتے ہیں اور انہیں شر کے لئے استعمال کیا جائے تو یہی شر و برائی کے وسائل قرار پاتے ہیں۔

﴿الکٹرانک میڈیا کا دوسرا رخ﴾

جس قدر تیزی کے ساتھ یہ ذرائع امور خیر میں استعمال کئے جاسکتے ہیں اور کئے جارہے ہیں، معاشرہ کی اصلاح کے لئے باعث استفادہ سمجھے جارہے ہیں اور اقدار انسانی کی حفاظت کے لئے کارآمد ثابت ہورہے ہیں، اسلامی معلومات دنیا کے کئی ممالک میں پہنچائی جارہی ہیں، اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن اسلام دشمن طاقتیں اور انسانیت سوز عناصر اس سے کئی گنا زیادہ اسے بداخلاقی و بدکرداری کی اشاعت کے لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

استعمال کررہے ہیں، آج دنیا میں الکٹرانک میڈیا کے ذریعہ اخلاق سوزلٹریچر عام کیا جارہاہے،فحاشی وبےحیائی کی ترویج کی جارہی ہے،عریانیت کاننگاناچ ہورہاہے۔

برادران اسلام !الکٹرانک میڈیاکےآنے سے یہ غلغلہ مچاکہ دنیاسمٹ کرایک گاؤں کی طرح ہوگئی ہے۔یقیناً یہ بات درست ہے،مگرانسانی معاشرہ نے اس سے کیا فوائدحاصل کئے؟اس کے ذریعہ جس قدردین کی اشاعت ہورہی ہے،اسلامی معلومات ہورہی ہیں،اس سے کئی درجے زیادہ ان ذرائع سے نہ صرف اسلام کونقصان پہنچایاجارہا ہے بلکہ ایک مہذب ومتمدن معاشرہ کوتباہ کیاجارہاہے،اس کی وجہ سے تومغربی تہذیب عام ہوئی ،جن لوگوں کے پاس مغربی تہذیب کے جراثیم پہنچےنہیں تھے؛ایسےلوگ بھی میڈیاکےسبب بآسانی مغربی ماحول سے متاثر ہورہے ہیں،الکٹرانک میڈیاکےبےہنگم اورغیرمعمولی پھیلاؤ کےسبب اس کے معدودے چندفوائد سےقطع نظربہت سارے نقصانات ہوئے ہیں ،صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ ساراانسانی معاشرہ تباہ ہورہاہے، پاکیزہ تہذیب آلودہ ہورہی ہے، صالح معاشرہ متاثر ہورہاہے،عمدہ سوسائٹی کا اخلاقی معیارپستی سے دوچارہورہاہےاوراسی میڈیاکےسبب انسان کی فکری یکسوئی پراگندگی وانتشارمیں تبدیل ہوتی جارہی ہے۔

حضرات !واضح رہے کہ الکٹرانک ذرائع ابلاغ میں سے ہرذریعہ اپنے دائرہ میں فائدہ مندثابت ہونے سے زیادہ نقصاندہ اورتباہ کن ثابت ہورہاہے،گلوبلائزیشن کے اس دورمیں ان الکٹرانک ذرائع کی تباہ کاریوں سے بچناایک صالح معاشرہ اور پاکیزہ سوسائٹی کے لئے ناگزیرہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿ریڈیو کی تباہ کاری﴾

ریڈیو کا استعمال ٹی وی اور انٹرنٹ کے عام ہونے کے بعد ختم ہوتا نظر آرہا تھا لیکن آج کل اسے دوبارہ استعمال کیا جانے لگا ہے، ریڈیو کی مقبولیت تقریباً ممالک میں دکھائی دیتی ہے۔

حضرات! عموماً آدمی جب فرصت میں ہوتا ہے، جیسے بس یا ٹرین میں سفر کررہا ہو یا طویل وقت کے لئے کہیں بیٹھا ہو، تو ایسے وقت ریڈیو کا استعمال کیا جاتا ہے چونکہ ریڈیو کم قیمت میں بآسانی میسر آتا ہے، اس لئے کوئی شخص بھی اُسے حاصل کرلیتا ہے، ریڈیو کے ذریعہ قرآن کریم کی قراءت، نعت پاک اور اسلامی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں لیکن مختلف مواقع پر نوجوان اپنے بے بہا اوقات کو "وقت گزاری" کے نام پر ریڈیو چیانلس میں صرف کررہے ہیں، جبکہ وقت وہ قیمتی شیء اور عظیم دولت ہے جس کی حفاظت کے لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو بطور خاص توجہ دلائی، جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں روایت ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ : نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِیهِمَا کَثِیرٌ مِنَ النَّاسِ ، الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ .	سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان سے غفلت میں رہتے ہیں: (1) تندرستی اور (2) فرصت۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ما جاء فی الرقاق وان لا عیش إلا عیش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الآخرۃ. حدیث نمبر 6412۔زجاجۃ المصابیح،ج4،کتاب الرقاق،ص148)

حدیث پاک میں مذکور کلمہ ''**مغبون**'' کے دو معانی بتلائے گئے ہیں،ایک یہ کہ ان دو نعمتوں سے متعلق بہت سے لوگ نقصان وخسارہ میں ہیں کہ اُن نعمتوں سے جیسا استفادہ کرنا چاہئے نہیں کرتے ،فرصت کے بیش قیمت لمحات کو ضائع کرتے ہوئے نقصان وزیاں سے دوچار ہوتے ہیں۔

حدیث پاک کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ بہت سے لوگ اُن نعمتوں سے غفلت کا شکار ہیں،اُنہیں اُن عظیم نعمتوں کے نعمت ہونے کا بھی احساس نہیں،تبھی تو وہ ان اوقات کو بے سود وبے فائدہ گانے بجانے کی چیزیں سننے میں صرف کرنے کے لئے تیار ہیں؛ حالانکہ گانا بجانا'اس کا سننا سنانا اور اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرنا شریعت میں ممنوع ہے، آج معاشرہ سے ان غفلت کے پردوں کو اٹھانا بے حد ضروری ہے۔

﴿ٹی وی چیانلس کی تباہ کاری﴾

حضرات! اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ٹی وی چیانلس کے ذریعہ لوگوں کو اسلامی معلومات ہورہی ہیں،بعض چیانلس مکمل اسلامی چیانلس ہیں اور بعض چیانلس کچھ اسلامی پروگرامس کرتے ہیں،جن کے ذریعہ مضمون واری معلومات ، خصوصی مواقع پر پروگرامس بطور خاص سوال وجواب کے پروگرامس براہ راست کئے جاتے ہیں جو یقیناً اہل اسلام کے لئے مفید وسودمند ہیں اور دیگر اقوام تک اسلامی پیغام پہنچانے کا بڑا ذریعہ ہیں،لیکن اس کا فیصد نہایت ہی کم ہے،ان اسلامی چیانلس اور عریانت والے چیانلس کے درمیان کوئی نسبت ہی نہیں اس لئے کہ ٹی وی چیانلس کا ایک طویل سلسلہ ہے،جس کی ہر کڑی عریانیت کے زنگ سے آلودہ ہے،فحاشی کی آلائش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ملوث ہے، الکٹرانک میڈیا کا ہر فلم ہر ڈرامہ اور ہر پروگرام اجنبی لڑکے اور لڑکی کی محبت اور ان کے درمیان تعلقات کے گرد گھومتا ہے، اس کی وجہ سے معاشرہ میں جنسی انتشار پھیل چکا ہے اور ٹی وی چیانلس کے سبب ہی ملت کے نوجوانوں کی کردار کشی ہورہی ہے، بات یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ ٹی وی کے ان پروگراموں میں جھوٹ، غیبت ،کینہ وحسد پر مبنی ڈرامے اور کردار پیش کئے جاتے ہیں، جو غیر محسوس انداز میں دیکھنے والوں کے دل ودماغ میں رچ بس جاتے ہیں۔

ان فلمی اورڈرامائی پروگراموں میں اس سے بڑھ کر اور کیا خرابی و برائی ہو کہ رکیک انداز میں اسلامی عقائد پر حملہ کیا جاتا ہے، ان میں شرکیہ مضامین کو شامل کیا جاتا ہے، اقدار اسلامی کی اہمیتوں کو گھٹایا جاتا ہے، قرآن وسنت کی روشنی میں مرتب کردہ شرعی مسائل پر کلام کیا جاتا ہے اور ٹی وی دیکھنے والے ان فلموں اور پروگراموں میں اس قدر محو اور منہمک رہتے ہیں کہ وہ اس بات کی بھی فکر نہیں کرتے کہ ان کے ایمان وعقیدہ کے ساتھ کس طرح کھلواڑ کیا جارہا ہے، نتیجۃً ہمارے بھائی بہن انہی فلمی اور ڈرامائی ماحول سے متاثر ہوتے دکھائی دے رہے ہیں، اپنے رہن سہن اور چال ڈھال میں اسی رنگ کو اپنا رہے ہیں اور ان میں پیش کئے جانے والے نظریات کے سبب اپنے عقیدہ وعمل ہر دو کو کمزور و کوتاہ کرتے نظر آرہے ہیں۔

یہ فلم بینی کی ہی خرابی ہے کہ ملت کے نوجوان اپنا چہرہ اپنا لباس اور اپنے بال فلمی ایکٹرس کی طرح رکھتے نظر آرہے ہیں، حالانکہ فکر تو یہ ہونی چاہئے تھی کہ ہمارا لباس ہو تو ایسا کہ جس میں پرہیزگاری کے آثار موجود ہوں، ہم داڑھی رکھیں' بال بنائیں اور مانگ جمائیں تو اس طرح کہ وہ سنت نبوی کے انوار سے روشن ہوں، چونکہ رب العالمین نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہدایت اور کامیابی کا معیار ذات رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو قرار دیا ہے، آپ کی دلنواز اداؤں کو پسند فرمایا اور بندوں کو انہیں اپنانے کا حکم فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد ہورہا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔

(سورۃ الاحزاب۔21)

اللہ تعالی ہمارے عقیدہ وعمل اور اخلاق کی حفاظت فرمائے!

﴿کارٹون چیانلس، کمسن بچوں کے لئے تباہ کن﴾

کارٹون چیانلس جو محض کمسن بچوں کے لئے لانچ کئے جاتے ہیں اور بچے ان چیانلس کو دلچسپی سے دیکھا کرتے ہیں۔ اُن میں بھی لڑکا لڑکی کے فاسد کردار دکھائے جاتے ہیں، کم عمری ہی میں جنسی فکر دینے والی نامناسب تصویریں بتلائی جاتی ہیں، جبکہ بچپن وہ سنہرا دور ہے کہ بچہ جو منظر دیکھتا ہے وہ اُس کے دل میں گھر کر جاتا ہے اور اس کے دماغ میں مرتسم ہوجاتا ہے، وہ جو الفاظ سنتا ہے اُنہیں دہرانے لگتا ہے، حالانکہ وہ اس بات کی تمیز نہیں کرسکتا کہ جس چیز کو وہ دہرا رہا ہے، اس میں ایسی باتیں اور افکار بھی ہوتے ہیں جو اسلامی عقائد کے سراسر خلاف ہیں اور ہمارے معاشرہ کو اتنی فرصت نہیں کہ اپنے نونہالوں کی طرف توجہ کرے اور ان کے دین اور آخرت کی فکر کرے!

جبکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کمسن بچوں کے لئے احتیاطی تدابیر کا حکم فرمایا، لڑکپن ہی سے اُن کا بستر علٰحدہ کرنے کی تاکید فرمائی، جیسا کہ اس سلسلہ میں حدیث پاک وارد ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مُرُوا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ.

تم اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو ! جبکہ ان کی عمر سات سال ہو اور اس میں کوتاہی پر انہیں سزا دو! جبکہ ان کی عمر دس سال ہو اور ان کے بستروں کو علحدہ کردو!۔

(سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ ص 71، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ، حدیث نمبر: 495)

حضرات! ہمیں اس حدیث پاک سے یہ روشنی مل رہی ہے کہ ہم اپنے بچوں کی طرف بچپن ہی سے توجہ کریں، ان کے عقیدہ وایمان کی تربیت کریں اور حسن عمل واخلاق حسنہ کی تعلیم دیں اور اسلامی معاشرہ کے لئے یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ بہترین اخلاق کی تربیت کے ساتھ بچوں کو مذموم اخلاق اور بری عادات سے دور رکھا جائے، انہیں جنسی بے راہ روی، بدنگاہی اور فلم بینی سے کلیۃً بچایا جائے، اگر بچے بدنگاہی بالخصوص فلم بینی میں مبتلا ہوجائیں تو ان کا دینی نقصان تو یقیناً ہوگا اور انکا باطن داغدار ہوجائے گا، لیکن اس کے ساتھ یہ بچے معاشرہ کی نظروں میں بھی بے وقعت ہوجائیں گے۔

کمسنی کے اس دور میں اگر ہمارے نونہال کارٹون پروگرامس کے ذریعہ جنسی فکر سے کسی قدر آشنا ہوجائیں یا نیم عریاں لباس سے بھی مانوس ہوجائیں تو یہ بعید نہیں کہ وہ بڑے ہونے اور سن بلوغ کو پہنچنے تک تباہی کے دہانے پر پہنچ چکے ہوں گے، گویا یہ کونپل کلیاں پھول بننے سے پہلے ہی مرجھا جائیں گی اور اپنی خوشبو سے محروم ہوجائیں گی۔

﴿ٹی وی چیانلس گھریلو خواتین کے لئے تباہ کن﴾

برادران اسلام! بعض چیانلس پر خواتین کے لئے خصوصی پروگرامس پیش کئے جاتے ہیں لیکن الکٹرانک میڈیا میں گھریلو خواتین کے اخلاق کو بگاڑنے کے لئے بھی خصوصی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سامان مہیا ہوتا ہے، مختلف چینلس پر کئی ایک ایسے پروگرام چلتے ہیں جن میں گھریلو خواتین کا کردار پیش کیا جاتا ہے، گھر کے اندرونی حالات بتلائے جاتے ہیں، ان پروگراموں میں زن وشو کے درمیان تعلقات کی کشیدگی اور ساس، بہو کے درمیان تلخیاں پیش کی جاتی ہیں، ان میں اجنبی مَردوں کو دکھایا جاتا ہے اور بے پردگی کے ماحول کو پیش کیا جاتا ہے۔

واضح رہے کہ یہ ایسے کردار ہیں؛ جنہیں مذہب اسلام نے کبھی روا نہیں رکھا اور ڈرامہ اس وجہ سے ممنوع ہے کہ وہ حقیقت نہیں محض نقل اور دکھاوا ہے۔

ان پروگراموں کی صرف یہی خرابی ہوتی تب بھی اسلامی معاشرہ کی تباہی کے لئے کافی ہے، لیکن اس سے زیادہ تباہ کن بات یہ ہے کہ گھر میں رہنے والی خاتون (House wife) اپنے آشیانہ میں بیٹھ کر ذہن وفکر بگاڑنے والے پروگرامس دیکھ رہی ہے، جو خاتون اپنے شوہر کی اطاعت اور ساس کا احترام کرنا ہی جانتی تھی، وہ شوہر کی نافرمانی اور ساس کی اہانت کرنے سے آشنا ہوچکی ہے، جو کسی کو "اُف" نہیں کہتی تھی، آج الکٹرانک میڈیا سے نشر کردہ گھریلو پروگرامس کی بدولت بحث ومباحثہ کے لئے تیار اور جھگڑا وخصومت پر آمادہ ہے۔

جو خواتین گھر میں پردہ نشین رہنے کو ترجیح دیتی تھیں، اُنہیں الکٹرانک میڈیا نے بے پردگی کی فکر دی اور مساوات وآزادیٔ نسواں کے نام پر حیا سے دور اور پردہ سے عاری کردیا۔

ہمارے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ماؤں اور بہنوں کی فکری اور اخلاقی حالت کو اسلامی تعلیمات کے مطابق برقرار رکھنے کے لئے بے حیائی والے ٹی وی چینلس سے احتیاط کرنے کی تاکید کریں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ٹی وی چیانلس کی تباہ کاری﴾

برادرانِ اسلام! کسی قوم کا اثاثہ اس کی نوجوان نسل ہوتی ہے، کیونکہ کمسن بچے مستقبل میں تو بہت کچھ کر سکتے ہیں، لیکن کمسنی میں طاقت وصلاحیت نہیں رکھتے، عمر رسیدہ حضرات تجربے ضرور رکھتے ہیں لیکن بتقاضۂ عمر کسی بڑے کام کی انجام دہی سے قاصر رہتے ہیں، قوم کے نوجوان ہی اس کی مکمل طاقت ہیں کہ کسی مہم کو سرانجام دیں، مشکل ترین نشانہ تک پہنچنا اُن کے لئے کوئی مشکل نہیں، موسم سرما کی ٹھنڈک وسردی یا موسم گرما کی حرارت وسوزِش اُن کی ہمت وحوصلہ کو کم نہیں کرتی، رات کی تاریکی یا ہواؤں کی سختی سے اُن کے پایۂ استقامت میں فرق نہیں آتا، لیکن یہی نوجوان نسل اگر اپنی ذمہ داریوں سے بے بہرہ ہوجائے تو پھر قوم کا کیا انجام ہوگا؟

ٹی وی چیانلس میں نوجوانوں کے لئے اخلاقی تباہ کاری کا مکمل سامان موجود رہتا ہے، عموماً ان میں نوجوانوں کی بے راہ روی اور آزادی پر مبنی ڈرامے پیش کئے جاتے ہیں' جوان لڑکے اور لڑکیوں کے لئے ٹی وی کی سہولت فراہم کرنا، انہیں فلم بینی کا عادی بنانا گویا انہیں بے حیائی اور برائیوں کا عادی بنانا اور بے راہ روی کے طریقے سکھانے کے برابر ہے۔

﴿بدنظری وبے حیائی سے اجتناب' حکم خداوندی﴾

ڈرامے اور فلمیں ہوں یا اَیڈوَرٹائز اور نیوز، ان ٹی وی چیانلس پر اجنبی لڑکیاں بن سنور کر، عریاں یا نیم عریاں مناظر میں دکھائی جاتی ہیں' شاید کوئی لمحہ ٹی وی اسکرین اس بے حیائی سے خالی رہتا ہو۔ حالانکہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں بدنظری سے بچنے کا حکم فرمایا' ارشاد الٰہی ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ . (سورۃ النور۔30)

اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم !ایمان والے مردوں سے فرمادیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں!۔

بطور خاص خواتین کو بدنظری سے بچنے اور اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کے لئے علٰحدہ ارشاد فرمایا :

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ .

اور اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم !ایمان والی عورتوں سے فرمادیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں!۔

حضرات !بے حیائی اور بدکاری سے بچنے سے متعلق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مرتبہ حکم فرمایا،مختلف انداز میں اس سے احتیاط واجتناب کی ہدایت دی،جیسا کہ مسند امام احمد میں حدیث پاک ہے :

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم - قَالَ لِكُلِّ بَنِى آدَمَ حَظٌّ مِنَ الزِّنَا فَالْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلاَنِ يَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْمَشْىُ وَالْفَمُ يَزْنِى وَزِنَاهُ الْقُبَلُ وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا میں انسان (کے ہرعضو) کا حصہ ہوتا ہے،آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا ''دیکھنا'' ہے،ہاتھ زنا کرتے ہیں اوران کا زنا ''پکڑنا اور گرفت کرنا'' ہے، پیر زنا کرتے ہیں اوران کا زنا ''چلنا'' ہے، منہ زنا کرتا ہے اس کا زنا ''بوس وکنار'' ہے، دل خواہش کرتا اور تمنا وآرزو کرتا ہے ،جبکہ شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی (ہوئی زنا میں مبتلا ہوتی) ہے یا اسے جھٹلاتی ہے۔یعنی زنا سے باز رہتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(مسند الامام احمد، حدیث نمبر 8752)

﴿نوجوانوں کو بے حیائی سے بچانا' ناگزیر﴾

ایک نوجوان فطری طور پر صنف نازک کی طرف مائل رہتا ہے، جب اُس کی نظر کے سامنے یہ منظر آتا ہے تو اس کی ذہنی کیفیت متاثر ہوجاتی ہے، ٹی وی چیانلس کے یہ فحش مناظر دن میں کئی مرتبہ اس کے ذہن ودماغ پر حملہ کرتے ہیں اور روز بروز ایسے حیاسوز حملوں سے اس کی حیا جیسی عظیم خصلت کالعدم ہوجاتی ہے اور انہی شرم وحیا سے عاری فحش مناظر کو وہ اپنے سکون کا سامان اور دل لگی کا ذریعہ سمجھ بیٹھتا ہے۔

دختران ملت کو زیور حیا سے آراستہ کرنا اور نواجونان امت کو صفت حیا سے مزین کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے، خاص طور پر ان کے عقیدہ کی اصلاح اور عمل کی تربیت کے لئے ہمیں خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

﴿انٹرنٹ کے فوائد﴾

حضرات ! انٹرنٹ ترقی یافتہ ذرائع ابلاغ کا ایک بڑا ذریعہ ہے، دنیا کے کسی بھی علاقہ کے باشندگان سے رابطہ کرنا، میسیج دینا، انکی تعلیم وتربیت کرنا، بین الاقوامی سطح پر کاروبار وبزنس کرنا، انٹرنٹ کے ذریعہ انجام دیا جارہا ہے ونیز بنکوں اور تجارتی اداروں کا باہم عالمی پیمانہ پر ربط وضبط، انٹرنٹ کے ذریعہ قائم ہوتا ہے، علاوہ ازیں آدمی ایک مقام پر بیٹھ کر انٹرنٹ پر موجود دنیا کی تمام لائبریریوں کا مطالعہ کرتا ہے، اس طرح انٹرنٹ کے کئی انفرادی، اجتماعی، تعلیمی ومعاشی فوائد ہیں بلکہ یہ ایک عالمی ضرورت بن چکا ہے۔

انٹرنٹ پر بہت ساری اسلامی ویب سائٹس ہیں جن کے ذریعہ اسلامی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضامین، دینی کتب کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے،شرعی احکام ومسائل معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

مرکزعلم وادب جامعہ نظامیہ کی ویب سائٹ www.Jamianizamia.org

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر کی ویب سائٹ www.ziaislamic.com اور دیگراسلامی ویب سائٹس ہیں،ملت کے لئے استفادہ کا یہ زریں موقع ہے اوراس موقع سے یقیناً سینکڑوں ممالک کے کروڑوں افراد فائدہ اٹھارہے ہیں۔

انٹرنٹ کے نقصانات

انٹرنٹ کے ان وسیع فوائد کے باوجود یہ بے حیائی وفحاشی کا ایک غیر معمولی اور بڑا ذریعہ بن چکا ہے، انٹرنٹ کے ذریعہ ایک لڑکی اجنبی لڑکے سے بے تکلف تعلق قائم کرتی ہے اور ایک لڑکا اجنبی لڑکی سے بآسانی ربط پیدا کرلیتا ہے، ای میل اور چیاٹنگ سے دونوں کے تعلقات بڑھتے جاتے ہیں۔افسوس کی بات یہ ہے کہ افراد خاندان بھی اس قدر تفصیل سے واقف نہیں ہوتے ؛ جس قدر تفصیلات سے یہ دو اجنبی ایک دوسرے سے واقفیت حاصل کرتے ہیں،جبکہ اسلام نے اجنبی لڑکا لڑکی کی گفتگو کو ممنوع ٹھہرایا ہے، کلام سے پہلے سلام کا درجہ ہے،لیکن نوجوان لڑکی کوسلام کرنے سے فقہاءکرام نے منع کیا ہے،محض اس لئے کہ فتنہ کادروازہ کھلنے نہ پائے۔

یادرہے کہ عورت کواپنی آواز بھی پردہ میں رکھنی چاہئے،لیکن وائس چیاٹنگ(voice chatting)کےذریعہ اجنبی لڑکالڑکی ایک دوسرے کی آواز بے تکلف سنتے ہیں اور باہم گفتگوکرنے میں اُن کے لئے حیامانع نہیں ہوتی۔

یہی نہیں چیاٹنگ کےدوران ویب کیم(web cam)کےذریعہ یہ دونوں ایک دوسرے کوبے محابا دیکھتے ہیں، حیا کی چادر تارتار ہوئی جاتی ہے،لیکن ان کی نگاہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نیچی نہیں ہوتیں، ہائے افسوس اس استعمال پر!!، انٹرنٹ کے اس بدترین طریقۂ استعمال سے تو بادیہ نشینی بہتر ہے، اس طرح کے ترقی یافتہ افراد سے دیہات کے سادہ لوح افراد کئی درجہ بہتر ہیں۔

﴿موبائل کی تباہ کاری﴾

اسی طرح موبائل فون کے ذریعہ ویڈیو کالنگ کی مدد سے ایک دوسرے کو دیکھا جارہا ہے، اُس کے لئے نہ کمپیوٹر سسٹم ولیپ ٹاپ کی ضرورت ہے اور نہ کسی دیگر کنکشن کی، جبکہ بدنظری و بدنگاہی سے متعلق وعیدیں آئی ہیں، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا آگاہ فرمایا۔

کنزالعمال وغیرہ میں حدیث شریف ہے :

لتغضن أبصاركم ولتحفظن فروجكم ولتقيمن وجوهكم أو ليكسفن وجوهكم (الطبراني عن أبي أمامة)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ضرور اپنی نگاہوں کو نیچی رکھو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو! اور تم اپنے چہروں کو درست رکھو ورنہ اللہ تعالی تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ، حدیث نمبر - 7746۔جامع الاحادیث، حرف اللام، حدیث نمبر:18309 ۔کنزالعمال، حدیث نمبر:13082)

نیز بدنظری کی وعید کے سلسلہ میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَـنْ نَظَرَ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَجْـنَبِيَّةٍ عَـنْ شَهْوَةٍ صُبَّ فِي عَيْنَيْهِ الْآنُکُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.	جوکوئی شہوت کے ساتھ کسی اجنبی عورت کے مقاماتِ زینت کو دیکھتا ہے تو قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیسہ پگلا کرڈالا جائے گا۔

(الھدایۃ، کتاب الکراھیۃ، ج4،ص458)

مذکورہ احادیث شریفہ میں غیر مرد کے اجنبی عورت کودیکھنے پر جو وعیدیں آئی ہیں وہ عورت کے حق میں بھی ہیں کیونکہ اگر وہ اجنبی مَردوں کے سامنے اپنے محاسن کوظاہر کرتی ہے اوران کودیکھنے کا موقع دیتی ہے تو وہ بھی وعیداورسزا کی مستحق ہے۔

برادران اسلام !انٹرنٹ چیاٹنگ اور وائس چیاٹنگ کے ذریعہ لڑکا لڑکی کے درمیان قائم ہونے والے یہ تعلقات اس قدر قوی اور مستحکم ہوجاتے ہیں کہ نوبت میل ملاپ سے لے کر جنسی تعلقات تک پہنچ جاتی ہے، جومعاملہ غیر شرعی طریقہ پر وقت گزاری اوردل لگی سے شروع ہوا تھا اس کی انتہاء سنگین طور پر شرعی حدود کی پامالی اوراسلامی قانون کی حددرجہ خلاف ورزی پر ہوتی ہے۔

اجنبی لڑکیوں اورلڑکوں کا آپس میں جنسی تعلقات رکھنا خواہ کسی نوعیت سے بھی ہوں سخت ناجائز وشدید حرام ہے،محبت کے نام پر شریعت کو پامال نہیں کیا جاسکتا آزادی کے نام پر بے راہ روی کواختیار نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی قوانین اسلامیہ واحکام شرعیہ کے حدود کوتوڑا جاسکتا ہے،ارشادرب العزت ہورہا ہے:

تِـلْـکَ حُـدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَـنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَأُولٰـئِکَ هُمُ الظّٰالِمُونَ-	یہ اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں،تم ان سے آگے نہ بڑھو!اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(سورۃ البقرۃ۔229)

حضرات ! مغربی ممالک نے باہمی تعلقات میں جنسی بے راہ روی وعریانیت انتہائی عام کردی ہے۔جس طرح تمام افراد خاندان خوردونوش کے لیےایک دسترخوان پر جمع ہوتے ہیں،اسی طرح دوسرے جنسی امور کی تکمیل کے لیےان کی تہذیب میں ایک دوسرے کےسامنے ہونا کوئی عیب وعارنہیں سمجھا جاتا۔

حضرات !اگر ہم اپنی اولاد کودل کا سکون اورآنکھوں کی ٹھنڈک بنانا چاہتے ہوں توانہیں ان مغربی ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھنے کی بے حد ضرورت ہے۔

﴿ الکٹرانک میڈیااوروالدین کی ذمہ داری ﴾

والدین کی اہم ذمہ داری ہے کہ اخلاق کی اصلاح کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے نونہالوں کوایسی چیزیں نہ دیں جن سے وہ بے حیائی سے آشنا ہوجائیں،ٹی وی کے عریاں ونیم عریاں مناظر سےان کی آنکھوں کی حفاظت کریں،اگر مذہبی وتعلیمی پروگرام کی خاطرٹی وی دیکھیں توٹی وی چیانلس سے ہونے والےشراورنقصان کودورکرنے کی تدبیر کریں،اس میں دکھائی دینے والے مناظرکا باقاعدہ سد باب کریں ، بے حیائی والے چیانلس کی منصوبہ بندروک تھام کریں۔اسی طرح انٹرنٹ کے تباہ کن استعمال سے بچوں کومحفوظ رکھیں،گھرمیں بلاضرورت انٹرنٹ کنکشن اخلاق کے لئے انتہائی مضراور نقصاندہ ہے،اگرانٹرنٹ کے استعمال کی ضرورت ہوتو پاسورڈ وغیرہ سے اس طرح محفوظ رکھیں کہ بچہ والدین کی مرضی کےبغیرانٹرنٹ استعمال نہ کرسکے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب اسلامی اصول کے مطابق کڑی نگہداشت کی جائے تو بچے باشعور ہونے تک ایسے بااخلاق ہونگیں کہ تنہائی میں بھی کسی بے حیائی والے منظر کو دیکھنے سے گریز کریں گے۔ اگر کسی طرح بے حیائی ان کی نگاہوں کے سامنے ہوجائے تو نگاہ جھک جائے گی، دل ناپسند کرے گا اور تمام اعضاء پر نفرت کے مارے رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے۔

الکٹرانک میڈیا سے متعلق اہل اسلام کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ریڈیو، ٹی وی چیانلس، انٹرنٹ موبائیل فون وغیرہ تمام الکٹرانک ذرائع ابلاغ کو اسلامی قانون کے مطابق استعمال کریں، اپنے نونہالوں اور ماتحت افراد کے ہاتھوں میں یہ الکٹرانک ذرائع دے کر اُنہیں بے لگام نہ چھوڑیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے اور سارے عالم میں اسلام کے پیام کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ابلاغ وترسیل کے تمام ذرائع کو اسلامی اصول کی روشنی میں استعمال کرنے‘ اس کے فوائد سے مستفید ہونے اور اس کے شر سے محفوظ رہنے کی ہدایت دے، اور ہمارے عقائد واخلاق میں استقامت اور علم وعمل میں ترقی عطا فرمائے۔

آمِین بِجَاہِ سَیِّدِنَا طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ بندہ نوازؒ، شخصیت وتعلیمات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ، وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنُ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنُ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنُ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنُ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم : وَاتَّبِعْ سَبِیلَ مَنْ أَنَابَ إِلَیَّ ثُمَّ إِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَأُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُونَ. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

برادران اسلام! اللہ تعالی ہر زمانہ میں اپنے محبوب ومقرب بندگان خاص‘ اولیاء کرام وبزرگان دین کو پیدا فرماتا ہے، انہیں اپنے قرب کی راہوں سے آشنا کرتا ہے، جس کے سبب وہ مردانِ باخدا ہمیشہ راہِ حق پر گامزن رہتے ہیں، قرب مولی اور وصالِ حق کی لذتوں سے سرشار ہوتے ہیں اور اللہ رب العزت کے انعامات سے مالامال ہوتے چلے جاتے ہیں۔

اتباع صالحین‘ حکم خداوندی

رب العالمین نے اپنے کلام مجید میں ان مقدس ہستیوں کی پیروی کا حکم فرمایا‘ چنانچہ خطبہ میں جو آیت مبارکہ تلاوت کی گئی‘ اس میں ارشاد ہورہا ہے:

وَاتَّبِعْ سَبِیلَ مَنْ أَنَابَ إِلَیَّ ثُمَّ إِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَأُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُونَ.

جو شخص میری طرف رجوع ہوا اس کے راستہ کی پیروی کرو‘ پھر تمہیں میری ہی طرف لوٹنا ہے، پھر میں تمہیں بتاؤں گا جو تم کرتے تھے۔

(سورۃ لقمن۔15)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿اتباع صالحین کی برکت﴾

حضرات! جو بندگانِ خدا صراط مستقیم کو اپنانا چاہتے ہیں‘ اللہ تعالی اوراس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ورضا حاصل کرنا چاہتے ہیں اوران کی خوشنودی کے لئے اپنا ہرقدم راہِ حق کی طرف بڑھانا چاہتے ہیں؛ سورۂ لقمٰن میں وارد حق تعالی کا یہ ارشاد ان کی رہنمائی کررہا ہے۔

اتباع صالحین کی برکت اوران کی پیروی کی اہمیت کو بتاتے ہوئے حضرت ابو محمد سہل بن عبداللہ تستری نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے:

قوله: (وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ) يعني من لم يهتد الطريق إلى الحق عزَّ وجلَّ فليتبع آثار الصالحين لتوصله بركة متابعتهم إلى طريق الحق، ألا ترى كيف نفع اتباع الصالحين كلب أصحاب الكهف، حتى ذكره الله تعالى بالخير مراراً۔	(جو میری طرف رجوع ہوا؛ اس کے راستہ کی پیروی کرو) یعنی جو راہِ حق کی ہدایت نہ پائے تو اسے چاہئے کہ وہ صالحین کرام کے نقش قدم پر چلے! تاکہ ان کی پیروی کی برکت اُسے راہِ حق تک پہنچادے، کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ صالحین کرام کی پیروی نے اصحابِ کہف کے کتے کو کس قدر نفع پہنچایا! یہاں تک کہ اللہ تعالی نے متعدد مرتبہ اس (کتے کا اپنے کلام میں) بھلائی کے ساتھ ذکر فرمایا۔

(تفسیر التستری۔سورۃ لقمٰن۔15)

ذکرالٰہی میں مصروف‘ عبادت وبندگی میں مشغول ایسے ہی بندوں کے بارے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ارشاد نبوی ہے:

هم الجلساء لايشقى بهم جليسهم — یہ وہ ہمنشین ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بدنصیب نہیں ہوتا۔

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، حدیث نمبر:6408۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ، باب فضل مجالس الذکر، حدیث نمبر:7015۔ مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، حدیث نمبر:7629)

برادران اسلام! یہ وہ مردانِ باخدا ہیں جو اپنے اخلاق وکردار، عادات واطوار کے ذریعہ بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہِ نجات دکھاتے ہیں، ضلالت وگمراہی اور ظلم وبربریت کی گھٹاٹوپ تاریکیوں سے ہدایت واعتدال، احسان وعدل کی راہ پر گامزن کرتے ہیں اوران کے نفوس کا تزکیہ اورقلوب کا تصفیہ کرتے ہیں، باطن کی صفائی کے لئے اوراد واذکار کی تلقین کرتے ہیں، عقائد حقہ کی تعلیم دیتے ہیں اوراعمال صالحہ واخلاق حسنہ کی تربیت کرتے ہیں۔

قطب الاقطاب، فردالافراد حضرت بندگی مخدوم سید محمد حسینی خواجہ بندہ نواز گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ سرزمین دکن میں انہی مقربان بارگاہ کے سرداراورصالحین امت کے سرخیل کہلاتے ہیں۔

چونکہ اسی مبارک مہینہ ذی القعدہ کی سولہ (16) تاریخ کو حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا ہے؛ اسی مناسبت سے آپ کی سوانح کے ساتھ ساتھ آپ کی پاکیزہ تعلیمات وقیمتی ارشادات ذکر کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے، کیونکہ اسلامی تاریخ کا مطالعہ اور بزرگوں کے کارناموں سے واقفیت عملی زندگی میں ایک عظیم انقلاب بپا کرتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿نام مبارک اور القابِ مبارکہ﴾

حضرت بندہ نواز علیہ الرحمۃ کا اسم گرامی ''سید محمد'' اور کنیت شریف ''ابوالفتح'' ہے ،القاب مبارکہ میں ''صدرالدین،الولی الاکبر الصادق،بندہ نواز،گیسو دراز،بلند پرواز اور شہباز'' سرفہرست ہیں۔

آپ کی ولادت باسعادت چار(4)رجب المرجب 721ھ سرزمین دہلی میں ہوئی،آپ امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے ہیں،آپ کا نسب مبارک بائیسویں پشت میں امام الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملتا ہے،جب آپ کی عمر شریف چار(4)برس ہوئی تو اپنے بزرگ والدین کے ساتھ دہلی سے دولت آباد(اورنگ آباد،مہاراشٹرا)منتقل ہوئے۔

﴿تعلیم اور بیعت﴾

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے بزرگ والدین اور نانا جان سے حاصل کی اور حفظ قرآن کریم تکمیل کیا،بعدازاں اکابر امت واساطین علم ومعرفت سے علوم ومعارف کے قیمتی جواہر حاصل کیے۔

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ والدہ ماجدہ اور بھائی کے ہمراہ دہلی تشریف لائے ،اس وقت آپ کی عمر مبارک پندرہ (15)سال تھی،جبکہ والد بزرگوار وصال فرماکر چار(4)سال ہوچکے تھے،16 رجب 736ھ میں پیرطریقت شیخ الاسلام حضرت خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر بیعت کی سعادت حاصل کی،اکتساب علوم شریعت،اسرار طریقت میں شب وروز ہمہ تن مصروف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو گئے۔

ضروری حد تک علم ظاہر حاصل کر لینے کے بعد آپ نے مرشد گرامی سے عرض کیا کہ اگر حضرت اجازت مرحمت فرمائیں تو اسی حد تک علم ظاہر کی تعلیم پر اکتفاء کرلوں اور علم باطن کی تعلیم میں ہمہ تن مشغول ہو جاؤں، پیرومرشد نے ارشاد فرمایا ''**خَیر ہِدایہ وبَزدَوِی ورِسالہ شَمسیہ وکَشّاف ومفتاح صحائف اِیں ہَمَہ رَا مرتب کن! مرا بتو کاریست** ''ہدایہ، اصولِ بزدوی، رسالہ شمسیہ، تفسیرِ کشاف، مفتاح العلوم، ان سب کتابوں کو توجہ سے پڑھئے! کیونکہ ہمیں آپ سے ایک عظیم کام لینا ہے۔

چنانچہ مرشد گرامی کے حکم کی تعمیل میں آپ نے بڑی عرق ریزی وجانفشانی سے ان تمام کتابوں کو مکمل کیا، بعدازاں پوری یکسوئی کے ساتھ علوم باطن کی تحصیل میں منہمک اور سلوک وریاضت میں مستغرق ہو گئے۔ (سیر محمدی فارسی، ص 16,17)

﴿نعمت خلافت سے سرفرازی﴾

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ ریاضت ومجاہدہ میں مصروف رہے اور آپ پر پیرومرشد کی خصوصی عنایت وتوجہ تھی، جس کی وجہ آپ روحانی مدارج طے کرنے لگے اور عرفانی مقامات پر فائز ہونے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ قرب الٰہی کے اعلیٰ ترین مقام پر متمکن ہوئے، شیخ گرامی حضرت خواجہ نصیرالدین چراغ دہلوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمۃ اللہ علیہ نے بلاطلب ،نعمت خلافت سے سرفراز فرمایا اور قبل وصال اپنا جانشین مقرر فرمایا،شب جمعہ اٹھارہ(18)رمضان 757ھ میں شیخ گرامی نے بعمر بیاسی (82)سال وصال فرمایا،جبکہ بندہ نواز کی عمر شریف چھتیس(36)برس تھی۔

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ سجادۂ ولایت پر مسند نشین ہوکر مرشد گرامی شیخ الاسلام حضرت نصیرالدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین کی حیثیت سے بندگانِ خدا کو سلسلہ چشتیہ بہشتیہ میں داخل فرمانے لگے اور مریدین ومتوسلین آپ کی ذات قدسی صفات کے ذریعہ عوارف ومعارف ،حقائق ودقائق کے فیضان سے بہرہ مند ہونے لگے۔

﴿خانوادۂ عالیہ﴾

چالیس سال کی عمر شریف میں حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا سید احمد بن مولانا سید جمال الدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی حضرت سیدہ بی بی رضا خاتون رحمۃ اللہ علیہا سے عقد نکاح فرمایا ، ان کے بطن مبارک سے دو(2)صاحبزادے اور تین (3)صاحبزادیاں تولد ہوئیں،حضرت مولانا سید حسین المعروف سید محمد اکبر حسینی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا سید یوسف المعروف سید محمد اصغر حسینی رحمۃ اللہ علیہ،دونوں صاحبزادے عالم ربانی وعارف باللہ ہوئے۔

حضرت مولانا قاضی عبدالمقتدر ،حضرت مولانا خواجگی نحوی اور حضرت مولانا نصیرالدین قاسم رحمۃ اللہ علیہم جیسے باکمال اساتذہ کرام سے علوم شریعت ،معقولات ومنقولات کی تعلیم حاصل کی،آپ اپنے بڑے صاحبزادہ حضرت مولانا سید محمد اکبر حسینی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمۃ اللہ علیہ کے علم وفضل اور ریاضت ومجاہدہ سے بے پناہ خوش ہوتے تھے،آپ کے خانوادۂ عالیہ کے جملہ نفوس قدسیہ علم شریعت ومعرفت کے آفتاب وماہتاب ہوئے ہیں۔

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ گرامی کے وصال مبارک کے بعد چوالیس (44) سال دہلی ہی میں تعلیم وتربیت' رشدوہدایت کا فریضہ انجام دیا،بعدازاں اسّی (80) سال کی عمر شریف میں دہلی سے رَختِ سفر باندھا،دوران سفر گوالیار،رادھیرودیگر مقامات میں سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ کے فیوض وبرکات پھیلاتے ہوئے دولت آباد شریف تشریف لائے،والد بزگوار کی مزار مبارک کی زیارت فرمائی،بیاسی (82) برس کی عمر شریف میں سرزمین گلبرگہ شریف رونق افروز ہوئے اوراسی مقام کو ہمیشہ کے لئے مرکز فیض بنایا۔

﴿حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک' مسلکِ اہل سنت وجماعت﴾

برادران اسلام !اہل حق نے ہر دور میں بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک ومشرب سے متعلق حقائق کو واشگاف کیا اور روز روشن کی طرح اس بات کو واضح کردیا کہ حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی مسلک اہل سنت وجماعت کے مطابق گزاری اوراسی کی نشرواشاعت فرمائی،مذہب حنفی کی تشریح وتوضیح فرمائی،طریقہ صوفیہ کی ترویج وتبلیغ فرمائی اور سالکین کے تزکیہ وتصفیہ میں اپنے انفاس قدسیہ سے ہر ہر نفس کو وقف فرمادیا اور بندگانِ خدا کی تعلیم وتربیت میں اپنی حیات مقدسہ کے ایک ایک لمحہ کو صرف فرمادیا تھا،آپ کی گراں قدر تصنیفات وتالیفات،تحقیقات وتعلیقات اورآپ کے مواعظ وارشادات،مکتوبات وملفوظات عقائد مسلک حق کی عکاسی کرتے ہیں،چنانچہ آپ کے شہزادۂ اکبر جوامع الکلم میں صفحہ 68،67 پر حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے رقمطراز ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''بہت سے لوگ حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت کے بارے میں مبالغہ سے کام لیتے ہیں، کوئی انہیں نبی اور خدا تک کہہ دیتا ہے اور اس طرح غلاتیہ، بیانیہ، نُصیر یہ، صالحیہ (الملل والنحل للشہرستانی) بہت سے گروہ پیدا ہوگئے ہیں۔ ہر ایک کے بارے میں تفصیل بیان کرنا تو بہت طویل بات ہے، لیکن حق مذہب یہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صحابۂ کرام میں افضل ہیں، ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ، ان کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ، ان کے بعد علی رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کے بعد تمام صحابہ اور اولیاء کرام۔ اور اس کے علاوہ جو کچھ توہمات اور پراگندہ خیالی ہے وہ گمراہی ہے''۔ (جوامع الکلم، ص 67،68)

خوف الٰہی، عبادت وطاعت' امتیاز اہل بیت

حضرات! امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کا حق تعالیٰ سے خوف وخشیت رکھنا، بارگاہ الٰہی سے تعلق اور بندگی کا اظہار کرنا ان کی امتیازی شان کو آشکار کرتا ہے،، بارگاہ رسالت سے رشتہ اور نسبت کے باوجود خوف خدا اور طاعت الٰہی ہمیشہ ان کا وصف خاص رہا، ان کی اس فضیلت کو بیان کرتے ہوئے حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

اہل بیت میں دو چیزیں عام طور پر پائی جاتی ہیں اور ان سے کسی کو بھی خالی نہ دیکھو گے: ایک تو خوف خدا' دوسرے عبادت وطاعت الٰہی، اس میں کوتاہی ان میں سے کسی میں نہیں دیکھی جاتی۔ (جوامع الکلم، ص 89)

اتباع سنت' راہ سلوک کی شرط اولین

معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر گامزن رہنا، آپ کی دلنواز اداؤں کو اپنانا، پاکیزہ سنتوں پر عمل کرنا ہی دارین میں سعادت اور کامیابی کی بنیاد ہے،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اتباع سنت سے انحراف اور اسوۂ حسنہ کی خلاف ورزی اہل اللہ اور بندۂ مومن کا شیوہ نہیں، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی حق وصداقت کا معیار، اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے حسنِ عقیدت کا اظہار ہے، اس روشن حقیقت کو بیان کرتے ہوئے حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اگر کوئی نااہل اس راہ سلوک میں قدم رکھ دیتا ہے تو اسے بڑی فضیحت (رسوائی) ہوتی ہے اور وہ اس میں کامیاب نہیں ہوتا، کیونکہ اس راہ میں صادق (راست باز) ہی کامیاب ہوسکتا ہے، صوفیہ کے یہاں کچھ علامتیں مقرر ہیں جن سے وہ اہل اور نااہل کی تمیز کرلیتے ہیں، ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک آدمی کو زہد وتقوی اور باطنی صفائی میں بہت شہرت حاصل تھی، ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ اس کو دیکھنے کے لئے گئے، اتفاق سے وہ آدمی اپنے گھر سے مسجد جارہا تھا، چلتے چلتے قبلہ کی طرف منہ کرکے اس نے تھوک دیا، ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس کے اعضاء وجوارح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں اور آداب کے خوگر وعادی نہیں ہوئے ہیں؛ وہ اپنے دعوئ بزرگی میں کیسے صادق ہوسکتا ہے؟ اور وہ اسی جگہ سے بغیر ملاقات کئے واپس چلے گئے۔ (جوامع الکلم 89,90)

نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہیں

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ نورانیت سمجھاتے ہوئے اور عقائد حقہ کی حامل جماعت کو ثبات واستقامت کی تعلیم دیتے ہوئے اپنی کتاب جواہر العشاق میں بیان فرمایا (جسے آپ نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مکشوفات والہامات پر مبنی رسالہ کی شرح کرتے ہوئے تصنیف فرمایا) چنانچہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ایک الہام کی شرح فرماتے ہوئے حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالی نے فرشتوں کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے پیدا کیا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نور سے، اللہ تعالی فرماتا ہے۔۔۔۔بموجب حدیث قدسی: كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ ''میں پوشیدہ خزانہ تھا' پس چاہا کہ پہچانا جاؤں'' میں نے چاہا کہ جو میری شان ہے اور جو کچھ میرے جمال وکمال اور قدرت میں ہے اس کو ظاہر کروں۔

(تو میں نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا) مزید آگے تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کافروں نے یہ بات نادانی سے کہی کہ'' اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا'' کیا بشر ہم کو راستہ بتاتے ہیں، پس حکم ہوا کہ كَفَرُوْا" وہ لوگ کافر ہوگئے، اتنا نہ سمجھ سکے کہ كَانَ يَمْشِىْ وَلَاظِلَّ لَهٗ (آپ چلتے تھے اور آپ کا سایہ نہ تھا) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور سے ہیں نورِ خدا کا سایہ کیسے ہوسکتا ہے؟ انتہی ملخصاً (جواہر العشاق، ص59)

﴿باطنی پاکیزگی کا مفہوم﴾

حضرات! قلب کی پاکیزگی اور باطن کا تزکیہ ہی دارین کی صلاح وفلاح اور کامیابی وکامرانی ہے اور سلوک کی بنیاد تخلیہ وتجلیہ پر ہے، اس کی توضیح کرتے ہوئے حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات میں تحریر فرمایا: تخلیہ سے مراد ہے، اللہ جل شانہ کے سوا اور سب طرف سے دل کو ہٹالینا' اور تجلیہ سے مراد ہے، نفس کا تزکیہ اور جِلا، توجہِ تام کے ساتھ اللہ جل شانہ کی طرف متوجہ ہونے اور نفس کو طرح طرح کی عبادتوں میں مشغول رکھنے سے جلاءِ باطن حاصل ہوتی ہے، جس نے یہ دو نعمتیں پالیں اسے دونوں جہاں کی نعمتیں مل گئیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدائے عزوجل تک جو لوگ پہنچے ہیں ،وہ نفسانی خواہشات کے خلاف عمل کرنے ،اللہ کی یاد میں راتوں کو جاگنے ، دن میں روزے رکھنے اور کھانے پینے میں کمی کرنے اور دائمی طور پر متوجہ رہنے سے اس مرتبہ پر پہنچے ہیں ،اس نعمت کے حصول کے لئے ''پیر'' کی توجہ کی ضرورت ہے،ہم سے جو پیر نے فرمایا؛ ہم اس پر چلے اور ان کی اقتدا کی برکت سے فضل الٰہی ہمارے شامل حال ہوا اور تمام مرادیں مل گئیں۔

ایک کلیہ (قاعدہ) ہے جو میں کہہ رہا ہوں ، جزئیات کو اسی پر تطبیق دے لو! جہاں ہوائے نفس ہو؛ اسے ترک کردو! جہاں کوئی آرزو ہو،اسے نظر سے دور کردو!، دیکھو تو پھر کیا کیا نعمتیں نصیب ہوتی ہیں۔(مکتوبات بندہ نواز،ص 48/49)

سونے سے پہلے دن بھر کے عمل کا جائزہ لینا چاہئے !

برادران اسلام ! بندۂ مومن جب دن گزارتا ہے تو ضرور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واتباع کی کوشش کرتا ہے،اور شریعت مطہرہ کی روشنی میں اپنی عبادات اور معاملات کی تکمیل کرتا ہے،بسا اوقات وہ غفلت کا شکار ہو جاتا ہے' اسی لئے بزرگان دین نے احادیث کریمہ کی روشنی میں اپنے اعمال کے محاسبہ کی فکر دی کہ آدمی سونے سے پہلے دن بھر کئے گئے امور کا محاسبہ کرے،نیکی وبھلائی پر شکر بجالائے او ربدی وبرائی پر استغفار کرے۔

سنن ابن ماجہ شریف میں حدیث مبارک ہے :

عَنْ أَبِـي يَعْـلَـى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَـالَ قَـالَ رَسُـولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:	حضرت ابو یعلی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،انہوں نے فرمایا،حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْـكَيِّـسُ مَـنْ دَانَ نَـفْسَـهُ	عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو اللہ کی رضا کا تابع وفرمانبردار
وَعَـمِـلَ لِـمَـا بَـعْدَ الْمَوْتِ	بنادے اور موت کے بعد والی زندگی کیلئے عمل کرے
وَالْـعَـاجِـزُ مَـنْ أَتْبَعَ نَفْسَـهُ	اور نادان وہ ہے جو نفس کو اس کی خواہش کا تابع بنادے پھر
هَوَاهَا ثُمَّ تَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ.	اللہ کے بھروسہ پر آرزوئیں اور امیدیں باندھے رکھے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الموت والاستعداد لہ، حدیث نمبر 4401)

اس سلسلہ میں حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ملاحظہ ہو: روزانہ سونے کے وقت آدمی کو اپنے دن بھر کے عمل اور قول کا جائزہ لے کر سونا چاہیئے، العیاذ باللہ! اگر اس سے دن میں کوئی غلط اور بے ہودہ حرکت ہوگئی ہے تو اس سے اس کو توبہ و استغفار کرنا چاہیئے اور کوشش کرنا چاہیئے کہ آئندہ اس طرح کی حرکت اس سے نہ ہو اور اگر اس سے اچھا اور مستحسن کام ہوا ہو تو برابر اس پر ثابت قدم رہنے کی کوشش کرے، اللہ تعالیٰ سے اس پر استقامت کی دعا مانگے اور اللہ کا شکر ادا کرے، جو آدمی اس پر عمل پیرا رہے گا وہ قیامت کے دن حساب و کتاب سے بےخوف رہے گا، فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَاباً يَّسِيْرًا۔ (جوامع الکلم، 287،288)

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا لمحہ لمحہ انہی پاکیزہ تعلیمات اور خلق خدا کی ہدایت ورہنمائی میں گزرا، آپ اپنی ذات میں ایک عابد وزاہد' پاکباز وروشن ضمیر بزرگ رہے اور دوسروں کے لئے رشد وہدایت کے علمبردار' اخلاق وکردار کا نمونہ' خیر وبھلائی میں امت کے مقتدا و پیشوا رہے ہے۔

﴿وصال مبارک﴾

گلبرگہ شریف میں بائیس سال تک رشد وہدایت اور علم ومعرفت کا سلسلہ جاری رکھنے کے بعد ایک سو چار (104) سال چار (4) ماہ بارہ (12) دن کی عمر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مبارک میں وصال فرمایا، روز شنبہ 16/ ذیقعدہ 825ھ کو اشراق و چاشت کے درمیان آپ کی روح مبارک رفیق اعلیٰ سے جاملی۔

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک زندگی میں ہم سب کے لئے پیغام ہے کہ ہم خود غرضی و مادہ پرستی کو اپنا مقصدِ زندگی نہ بنائیں بلکہ خداترسی اور خلق خدا کی خدمت اختیار کریں، دنیا کی محبت دل سے نکال کر خالق کائنات و مالک حقیقی کی محبت دل میں بسائیں، نفس کی پیروی کرنے کے بجائے نفس کو شریعت اسلامیہ کا تابع بنائیں۔

آج بھی آپ کی تعلیمات وارشادات زخم خوردہ انسانیت کو نسخہ کیمیاء دے رہے ہیں، خوف ودہشت کے ماروں کو امن وسلامتی، راحت وآشتی بخش رہے ہیں اور خلق خدا کو فیوض وبرکات، انوار وتجلیات سے منوّر ومُجلیٰ کررہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اہل اللہ وصالحین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے علمی وروحانی فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے!

آمِیْن بِجَاہِ سَیِّدِنَا طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زیارت روضۂ اطہر، فضائل وآداب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ، وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنُ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنُ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنُ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنُ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَاءُ وْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَحِیمًا.صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ.

برادران اسلام !یہ حج کا موسم ہے،حجاج وزائرین کو یہ شرف مل رہا ہے کہ وہ ایک ہی سفر میں حج بیت اللہ شریف وزیارت روضۂ اطہر کی سعادت سے مالا مال ہورہے ہیں،بعض حضرات براہ راست مدینۂ منورہ حاضر ہورہے ہیں اور بعض افراد حج کی ادائی کے بعد مدینۂ منورہ حاضر ہونے کا شرف حاصل کررہے ہیں،جولوگ پہلے مدینۂ طیبہ حاضر ہورہے ہیں انہیں یہ موقع مل رہا ہے کہ وہ نبی طاہر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاک دربار میں حاضر ہوتے ہیں اور گناہوں سے پاک وصاف ہوکر بارگاہ الہی میں سرفراز ہوتے ہیں اور جو حضرات پہلے مکہ مکرمہ جارہے ہیں انہیں یہ موقع مل رہا ہے کہ وہ بارگاہ الہی میں حاضر ہوتے ہیں اور گناہوں سے پاک وصاف ہوکر نبی طاہر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں باریاب ہوتے ہیں۔

حضرات! حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دربار گہر بار میں حاضری بندۂ مومن کے حق میں نعمت عظمی،امید افزا طاعت اور درجات عالیہ کے حصول کا بڑا وسیلہ ہے،آپ کے دربار میں حاضر ہونا تقرب الہی کا قریب ترین ذریعہ ہے،آپ کی بارگاہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی حاضری گناہوں کی بخشش اور حصول رحمت ومغفرت کا قوی آسرا ہے۔

زائرین روضۂ اقدس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شفاعت کا مژدۂ جاں فزا سنایا، دراقدس کی حاضری کو اللہ تعالی نے معصیت شعار افراد کے لئے گناہوں کی معافی کا ذریعہ، توبہ کی قبولیت اور نزول رحمت کا خصوصی مرکز قرار دیا ہے، سورۂ نساء کی آیت نمبر:64، میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيمًا.

ترجمہ: اور اگر یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو اے محبوب وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں، اور اللہ سے مغفرت طلب کریں اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) بھی ان کے لئے سفارش کردیں تو وہ ضرور بضرور اللہ کو خوب توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم فرمانے والا پائیں گے۔

(سورۃ النساء:64)

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالی نے تین امور کا ذکر فرمایا: (1) جب گناہ کر بیٹھے تو آپ کے دربار میں حاضر ہونا۔ (2) استغفار کرنا۔ (3) حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اس کے حق میں سفارش فرمانا۔

جب یہ تین کام ہوتے ہیں تو اللہ تعالی کی جانب سے اس بندہ کیلئے قبولیتِ توبہ کا مژدہ ملتا ہے اور وہ بے پناہ رحمتوں کا حقدار بنتا ہے۔

تمام محدثین ومفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ حکم حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ تک ہی محدود نہیں بلکہ بعد از وصال بھی یہی حکم ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس سلسلہ میں کم از کم دو واقعات ملتے ہیں جس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں وآشکار ہوجاتی ہے کہ مذکورہ آیت کریمہ کا حکم بعداز وصال باقی ہے۔

﴿وصالِ مبارک کے تین دن بعد اعرابی کی حاضری﴾

حضرت مولائے کائنات سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی اسی طرح کی ایک روایت تفسیر البحر المحیط اور سبل الہدی والرشاد میں منقول ہے:

وروى الحافظ ابن النعمان فى (مصباح الظلام فى المستغيثين بخير الأنام) من طريق الحافظ ابن السمعانى بسنده عن علي رضى الله تعالى عنه قال: قدم علينا أعرابى بعدما دفنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بثلاثة أيام فرمى نفسه على القبر الشريف، وحثا من ترابه على رأسه وقال: يا رسول الله، قلت فسمعنا قولک،

ترجمہ: محدث ابن نعمان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتاب "مصباح الظلا م فی المستغیثین بخیر الانام" میں محدث ابن سمعانی کی وساطت سے روایت ذکر کی ہے، جسے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت نقل کی ہے: حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وصال مبارک کے تین دن بعد ایک اعرابی در اقدس پر حاضر ہوکر گریہ وزاری کرنے لگے اور وہاں کی خاک مبارک کو اپنے سر پر ڈالنے لگے اور عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا ہم نے آپ کے ارشادِ عالی کو سنا،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ووعيـت عـن الله تـعـالـى ووعيـنـا عـنـك وكـان فيـما أنزل عليك: (ولو أنهـم إذ ظـلـمـوا أنـفسهـم جاؤوك فـاستغـفـروا الله، واسـتـغـفـر لهـم الـرسـول لـوجدوا الـلـه تـوابـا رحيما) وقـد ظـلـمـت نـفسـي، وجـئتك تستغفر لي فنودى مـن الـقبر: إنـه قد غفر لك	آپ نے اللہ تعالیٰ سے کلام سنا اور بحفاظت ہم تک پہنچایا اور ہم نے آپ سے اس کلام کو سیکھا اور یاد رکھا، آپ پر نازل کردہ کلام میں یہ آیت کریمہ بھی ہے ''اور اگر یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو اے محبوب وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور اللہ سے مغفرت طلب کریں اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)بھی ان کے لئے سفارش کر دیں تو وہ ضرور بضرور اللہ کو خوب توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم فرمانے والا پائیں گے۔''(سورۃ النساء :64)(یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم !)میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور آپ کے دربار اقدس میں حاضر ہوا تاکہ آپ میرے حق میں مغفرت کی دعا فرمائیں! تو روضۂ اقدس سے آواز آئی:''یقیناً تمہاری بخشش کردی گئی''۔

(تفسیر البحرالمحیط ،سورۃ النساء۔ 64۔سبل الھدی والرشاد، جماع أبواب زیارتہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد موتہ وفضلھا، ج12،ص380)

روضۂ اطہر کی زیارت' علامہ ابن کثیر کی وضاحت

مذکورہ آیت کریمہ کے تحت علامہ ابن کثیر نے بیان کیا ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وقوله :(وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا) يرشد تعالى العصاة والمذنبين إذا وقع منهم الخطأ والعصيان أن يأتوا إلى الرسول صلى الله عليه وسلم فيستغفروا الله عنده، ويسألوه أن يستغفر لهم، فإنهم إذا فعلوا ذلك تاب الله عليهم ورحمهم وغفر لهم، ولهذا قال :(لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا)

اللہ تعالی کا ارشاد ہے "اور اگر یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو اے محبوب وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں، اور اللہ سے مغفرت طلب کریں اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) بھی ان کے لئے سفارش کردیں تو وہ ضرور بضرور اللہ کو خوب توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم فرمانے والا پائینگے۔(اس آیت مبارکہ کے ذریعہ) اللہ تعالی گنہگاروں اور خطا کاروں کو رہنمائی فرمارہا ہے کہ جب ان سے کوئی غلطی اور گناہ سرزد ہوجائے تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور وہاں حاضر ہوکر اللہ تعالی سے مغفرت طلب کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معروضہ کریں کہ آپ ان کے حق میں سفارش فرمائیں، کیونکہ جب وہ لوگ اس طرح کریں گے تو اللہ تعالی ان کی توبہ قبول فرمائے گا اور ان پرخصوصی رحمت نازل فرمائے گا اور ان کے گناہوں کو معاف فرمائے گا، اسی وجہ سے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ": تو وہ ضرور بضرور اللہ کو خوب توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم فرمانے والا پائینگے۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَقَدْ ذَكَرَ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ: اَلشَّيْخُ أَبُوْ نَصْرِ بْنُ الصَّبَّاغِ فِيْ كِتَابِهِ "اَلشَّامِلُ" اَلْحِكَايَةَ الْمَشْهُوْرَةَ عَنِ الْعُتْبِيّ، قَالَ كُنْتُ جالساً عند قبرِ النبيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ، يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، سَمِعْتُ اللَّهَ تعالى يَقُوْلُ: (وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْا أَنفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰهَ تَوَّاباً رَّحِيماً)، وقَدْ جِئْتُكَ مُسْتَغْفِرًا لِذَنْبِيْ مُسْتَشْفِعًا بِكَ إِلَى رَبِّيْ ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُوْلُ

:اورعلماءومفسرین کی ایک جماعت نے بیان کیاہے،ان میں شیخ ابو نصر بن صباغ رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہیں' اُنہوں نے اپنی کتاب "الشامل" میں حضرت عُتْبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے منقول مشہور حکایت ذکر کی، آپ نے فرمایا: میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضۂ اقدس کے قریب حاضر تھا،ایک اعرابی نے دراقدس پرحاضر ہوکرصلوۃ وسلام پیش کیا اورعرض گزار ہوئے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں نے اللہ تعالی کو(قرآن کریم میں) فرماتے ہوئے سنا: "وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْا أَنفُسَهُمْ جَاءُوْكَ......"اوراگریہ لوگ جب اپنی جانوں پرظلم کربیٹھیں تو اےمحبوب وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں ،اور اللہ سے مغفرت طلب کریں اور اللہ کے رسول(صلی اللہ علیہ والہ وسلم) بھی ان کے لئے سفارش کردیں تو وہ ضرور بضرور اللہ کوخوب توبہ قبول کرنے والانہایت رحم فرمانے والا پائیں گے۔(سورۃ النساء:64)نیزاعرابی نے عرض کیا:یقیناً میں اپنے گناہوں کی معافی کی خاطرآپ کی ذات ستودہ صفات کواپنے پروردگارکے دربارمیں وسیلہ بناکرآپ کے دربارعالی شان میں حاضرہواہوں،اس کے بعدانہوں نے یہ اشعارکہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ أَعْظُمُهُ فَطَابَ مِنْ طِيبِهِنَّ القَاعُ وَالْأَكَمُ

نَفْسِى الفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ فِيهِ العَفَافُ ، وَفِيهِ الجُودُ وَالكَرَمُ

اے کائنات کی سب سے بہترین ذات! جن کے وجود مقدس کو زمین نے چوما ہے، آپ کے وجود مقدس کی خوشبو سے میدان اور ٹیلے پاکیزہ و معطر ہو چکے ہیں ،میری جان قربان اس روضۂ اطہر پر جس میں آپ رونق افروز ہیں، جس میں پاکیزگی ہے، سخاوت اور کرم نوازی ہے۔

حضرت عُتبی فرماتے ہیں:

ثُمَّ انْصَرَفَ الْأَعْرَابِيُّ فَغَلَبَتْنِي عَيْنِي، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ، فَقَالَ : يَا عُتْبِيُّ ! اِلْحَقِ الْأَعْرَابِيَّ ، فَبَشِّرْهُ أَنَّ اللَّهَ تعالى قَدْ غَفَرَ لَهُ.

جب وہ اعرابی واپس ہوگئے تو مجھ پر نیند طاری ہوگئی، خواب میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا، اور آپ نے ارشاد فرمایا: اے عُتبی! اس اعرابی سے ملاقات کرو! اور انہیں بشارت دو کہ یقیناً اللہ تعالی نے ان کی بخشش فرمادی ہے۔

(تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، سورۃ النساء ، 64۔ج 2،ص 384۔معجم ابن عساکر، حدیث نمبر 738۔شعب الإیمان للبیھقی، فضل الحج والعمرۃ، حدیث نمبر 4019۔ الجواھر الحسان فی تفسیر القران للثعالبی، سورۃ النساء، 64۔ الدر المنثور فی التأویل بالمأثور، سورۃ البقرۃ، 203۔ تفسیر البحر المحیط، سورۃ النساء ، 64۔الحاوی الکبیر للماوردی، مستوی کتاب الحج۔الشرح الکبیر لابن قدامۃ، ج3،ص494۔ الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، التَّوَسُّل بِالنَّبی بَعْدَ وَفَاتِہِ ۔المواھب اللدنیۃ، مع شرح الزرقانی، الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المنیف، ج12، ص199۔سبل الھدی والرشاد، جماع أبواب زیارتہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد موتہ وفضلھا، ج12، ص390۔مختصر تاریخ دمشق، باب من زار قبرہ بعد وفاتہ کمن زار حضرتہ قبل وفاتہ۔خلاصۃ الوفابأ خبار دارالمصطفی، ج1، ص57۔ الأذ کار النوویۃ، کتاب أذ کار الحج، حدیث نمبر 574)

حضرات! اللہ تعالی نے ان مذکورہ اشعار کو ایسی شان عطا کی ہے کہ جالی مبارک سے متصل ستونوں پر آج بھی نقش ہیں اور زائرین کے لئے نور بصارت وبصیرت کا سامان فراہم کررہے ہیں۔

﴿روضہ اقدس کی حاضری عین سعادت﴾

شارح بخاری امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے المواھب اللد نیہ میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے:

وعن الحسن البصری قال:وقف حاتم الاصم علی قبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال:یا رب!انا زرنا قبر نبیک فلا تردنا خائبین!فنودی :یا ھذا !ما اذنا لک فی زیارۃ قبر حبیبنا الا وقد قبلناک	حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے،آپ نے فرمایا:حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دراقدس پر حاضر ہوئے،اور دربار الہی میں معروضہ کیا کہ اےئ اللہ! ہم تیرے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دراطہر پر حاضر ہوئے ہیں،ہمیں محروم نہ لوٹا!ہاتف غیبی سے آواز آئی:اگر ہمیں تم کوقبول کرنا منظور نہ ہوتا توتمہیں حاضری کا موقع مرحمت ہی نہ فرماتے!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فارجع انت ومن معک من الزوار مغفورا لکم.	تم اس حال میں واپس لوٹو کہ ہم نے تمہیں اور تمہارے ساتھ تمام زائرین کو بخشش ومغفرت سے مالا مال فرمادیا ہے۔

(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف، ج12، ص200)

﴿زائرین روضۂ اقدس کے لئے شفاعت کی ضمانت﴾

برادران اسلام! کتب حدیث وفقہ میں جہاں حج کے مناسک اور اس کے آداب کا ذکر ہے وہیں روضۂ اطہر کی حاضری اور اس کے آداب کا بھی ذکر موجود ہے، اور زائرین روضۂ اقدس کے حق میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعت خاصہ کا وعدہ بھی فرمایا' چنانچہ سنن دارقطنی، شعب الإیمان للبیھقی، جامع الأحادیث، جمع الجوامع، مجمع الزوائد اور کنز العمال وغیرہ میں حدیث مبارک ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ زَارَ قَبْرِىْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِىْ .	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے روضۂ اطہر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوچکی ہے۔

(سنن الدارقطنی: کتاب الحج، حدیث نمبر:2727۔صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الحج اوالمناسک، باب زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم، حدیث نمبر۔3095۔شعب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الإیمان للبیھقی ،الخامس والعشرین من شعب الإیمان وھو باب فی المناسک ،فضل الحج و العمرۃ حدیث نمبر:4159۔جامع الأحادیث،حرف المیم ،حدیث نمبر:22304 ۔جمع الجوامع،حرف المیم ، حدیث نمبر:5035 ۔مجمع الزوائد ،ج 4،ص 6،حدیث نمبر: 5841۔کنز العمال ، زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم،حدیث نمبر: 42583۔المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی،الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف ،ج12،ص179)

﴿حدیث زیارت صحیح ومستند‘ محدثین کی صراحت﴾

اس حدیث شریف کوکئی ایک محدثین نے روایت کیا،اس کے قابل استدلال ہونے سے متعلق ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھاہے:

رواہ الدارقطنی وغیرہ وصححہ جماعۃ من الائمۃ.	اس حدیث پاک کوامام دارقطنی اور دیگرمحدثین نے روایت کیااورائمہ ومحدثین کی ایک جماعت نے اُسے صحیح قراردیاہے۔

(شرح الشفا لعلی القاری بھامش نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض،ج3،ص511)

اورعلامہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں تفصیل بیان کی ہے:

زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من أفضل الطاعات وأعظم القربات	حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مقدسہ افضل ترین اطاعت اورقربِ خداوندی کاعظیم ترین ذریعہ ہے،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لقوله صلى الله عليه وسلم من زار قبرى وجبت له شفاعتى رواه الدارقطنى وغيره وصححه عبد الحق ولقوله صلى الله عليه وسلم من جاء نى زائرا لا تحمله حاجة إلا زيارتى كان حقا على أن أكون له شفيعا يوم القيامة رواه الجماعة منهم الحافظ أبو على بن السكن فى كتابه المسمى بالسنن الصحاح فهذان إمامان صححا هذين الحديثين وقولهما أولى من قول من طعن فى ذلك .	اس کی دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک ہے: جس نے میرے روضۂ اطہر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو چکی ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر محدثین نے اسے روایت کیا اور محدث عبدالحق نے اسے صحیح قرار دیا۔ اور یہ حدیث پاک بھی دلیل ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میری زیارت کے لئے اس طرح آئے کہ بجز میری زیارت کے اس کا کوئی اور مقصد نہ ہو تو قیامت کے دن اس کی شفاعت میرے ذمۂ کرم پر ہے۔ اس کی روایت محدثین کی ایک جماعت نے کی ہے، ان میں محدث ابو علی بن سکن ہیں جنہوں نے اپنی کتاب ''سنن صحاح'' میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا، یہ دونوں حضرات فن حدیث میں امامت کا درجہ رکھتے ہیں جنہوں نے ان روایتوں کو صحیح کہا ہے اور ان کا کہنا اس شخص کے کہنے سے اولی و بہتر ہے جس نے اس میں طعن کیا۔

(حاشیۃ السندی علی سنن ابن ماجۃ، کتاب المناسک، باب فضل المدینۃ، حدیث نمبر 3103)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ شہاب الدین خفاجی نے نسیم الریاض شرح شفا میں اس کی مزید تفصیل بیان کی ہے:

رواہ ابن خزیمۃ والبزار والطبرانی والذھبی وحسنہ ولہ طرق وشواھد تعضدہ والطعن فی رواتہ مردود کمابینہ السبکی واطال فیہ.	اس حدیث مبارک کو امام ابن خزیمہ، امام بزار، امام طبرانی، علامہ ذہبی نے روایت کیا اور علامہ ذہبی نے اُسے حسن قرار دیا، اس روایت کی کئی سندیں اور متعدد شواہد ہیں جو اِس روایت کی تائید کررہی ہیں، اس حدیث پاک کے روایوں پر طعن نا قابل قبول ہے جیسا کہ امام سبکی نے تفصیل کے ساتھ بیان کردیا ہے۔

(نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض، ج3، ص511)

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد شارح بخاری امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا:

ورواہ عبد الحق فی احکامہ الوسطی وفی الصغری وسکت عنہ، وسکوتہ عن الحدیث فیھما دلیل علی صحتہ.	اس روایت کو امام عبد الحق نے اپنی کتاب "احکام وسطی" اور "احکام صغری" میں بیان کیا اور اس کی سند پر کچھ کلام نہ کیا، اوران دونوں کتابوں میں ان کا سند پر کلام نہ کرنا اس حدیث شریف کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔

(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف، ج12، ص179)

بیان کردہ تفصیل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس روایت کو بعض محدثین نے سند حسن سے اور ایک جماعت نے صحیح سند سے بیان کیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿خالص حضور کی خاطر حاضر ہونے پر شفاعت اور مقبول حج کی بشارت﴾

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضۂ اقدس کی حاضری ابدی سعادت کا ذریعہ ہے، اسی لئے احادیث شریفہ میں بطور خاص دربار اقدس میں حاضری کی ترغیب وتشویق دی گئی ،زائرین روضۂ اقدس حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دربار گہر بار میں حاضری کی نیت سے جائیں کیونکہ قرآن کریم میں صراحت کے ساتھ حکم دیا گیا "جَاءُوكَ"وہ لوگ آپ کے پاس آئیں۔(سورۃ النساء۔64)

قرآن کریم کے اس واضح حکم کا انکار کرنا مسلمان کا شیوہ نہیں اوراس میں باطل تاویلات کرنا' محرومی کی علامت ہے۔

بعض افراد یہ کہتے ہیں کہ مسجد نبوی کی نیت سے مدینۂ منورہ جائیں اورزیارت کی نیت سے نہ جائیں،ایسے افراد کوسوچنا چاہیئے کہ ہرمسجد اللہ کا گھر ہے' لیکن مسجد نبوی ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نسبت سے معظم ومحترم ہے،آپ ہی کے سبب وہ مشرف ومکرم ہے،جب اس مسجد کی نیت سے سفر کیا جاسکتا ہےتو پھر جس ذات گرامی کی نسبت بابرکت سے مسجد' مقدس اورعظمت والی بنی اس ذات عالی وقار کے دربار گہر بار میں حاضری کی نیت سے سفر کیوں نہیں کیا جاسکتا؟ جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے زیارتِ مقدسہ کی نیت سے حاضر ہونے پر شفاعت خاصہ کی بشارت دی ہے اوراس خوش نصیب زائرکودو مقبول حج کےثواب کی خوشخبری سنائی ہے۔

چنانچہ معجم کبیر طبرانی،معجم اوسط طبرانی،مستدرک علی الصحیحین ،مجمع الزوائد،جامع الاحادیث، جامع کبیراورکنز العمال میں حدیث پاک ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَنْ جَاءَ نِیْ زَائِرًا لَاتَحْمِلُهٗ حَاجَةٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ.

جو میری زیارت کے لئے اس طرح آئے کہ بجز میری زیارت کے اس کا کوئی اور مقصد نہ ہو تو قیامت کے دن اس کی شفاعت میرے ذمہ کرم پر ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث نمبر: 12971۔المعجم الاوسط للطبرانی، حدیث نمبر: 4704۔المستدرک علی الصحیحین: 1747۔مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، حدیث نمبر: 5842۔جامع الأحادیث للسیوطی، حدیث نمبر: 21932۔الجامع الکبیر للسیوطی، حدیث نمبر: 4663۔کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، حدیث نمبر: 34928)

﴿زائرین روضۂ اقدس کو دو مقبول حج کا ثواب﴾

سنن دیلمی، جامع الاحادیث، جامع کبیر اور کنز العمال میں روایت ہے:

مَنْ حَجَّ اِلَی مَکَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِیْ فِیْ مَسْجِدِیْ کُتِبَتْ لَهٗ حَجَّتَانِ مَبْرُوْرَتَانُ.

جس نے حج کیا پھر میری زیارت کے قصد سے میری مسجد کو آیا تو اس کے لئے دو مقبول حج لکھے جاتے ہیں۔

(سنن الدیلمی ۔جامع الأحادیث، حدیث نمبر: 21996۔الجامع الکبیر للسیوطی، حدیث نمبر: 4727 ۔کنز العمال، حدیث نمبر: 12370)

حسنِ ایمان و عقیدت سے جو طیبہ دیکھا
دین و دنیا کی سعادت کا خزینہ دیکھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوح وکرسی و قلم ، جنت و سدرہ دیکھا
دیکھا سب کچھ بیقیں جس نے مدینہ دیکھا

(مؤلف)

زیارت کی نیت سے حاضر ہونے والوں کے لئے حضور کی رفاقت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی نیت سے حاضر ہونے والے خوش نصیب افراد کے حق میں آپ نے صرف شفاعت کا وعدہ ہی نہیں فرمایا بلکہ ان کو یہ بشارت بھی عطا فرمائی کہ وہ حضرات قیامت کے دن آپ کی حمایت اور پناہ میں رہیں گے، جیسا کہ شعب الایمان، سنن صغری للبیھقی، جامع الاحادیث، جامع کبیر اور کنز العمال میں حدیث شریف ہے:

مَــنْ زَارَنِــیْ مُتَـعَـمِّـدًا كَـانَ فِـیْ جِوَارِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .	جو شخص میری زیارت کے ارادہ سے (مدینہ منورہ) حاضر ہو، قیامت کے دن وہ میرا ہمسایہ اور میری پناہ میں ہوگا۔

(شعب الإیمان للبیھقی, حدیث نمبر:3994 ۔ السنن الصغری للبیھقی, حدیث نمبر:1818 ۔ جامع الأحادیث للسیوطی، حدیث نمبر:22308 ۔ الجامع الکبیر للسیوطی، حدیث نمبر:5039 ۔ کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، حدیث نمبر:12373)

روضہ مقدسہ مدینہ منورہ میں ہونے کی حکمت

حضرات! مکہ مکرمہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی، آپ نے بحکم خدا وہاں سے ہجرت فرمائی اور مدینۂ منورہ تشریف لائے، بیت اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شریف بھی مکہ مکرمہ میں ہے، حج کے سارے مناسک مکہ مکرمہ، عرفات ومزدلفہ میں ادا کئے جاتے ہیں، رب اگر چاہتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضۂ اقدس بھی مکہ مکرمہ میں ہوتا، لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ آپ کا روضۂ اطہر مدینۂ منورہ میں رکھا تاکہ آپ کی بارگاہ کی حاضری حج کی طفیلی نہ بن جائے بلکہ آپ کی بارگاہ عالی جاہ میں حاضری کے لئے مستقل سفر کیا جائے، جیسا کہ حضرت خواجہ بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: " یہ مشیت الٰہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ اطہر مکہ معظّمہ میں نہ ہو، تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ، حج کی طفیلی نہ ہوجائے ، حج کعبہ کے بعد علٰحدہ سے خاص کر قصد، مدینہ منورہ کا کیا جائے، امام شافعی کے قول کے مطابق تو مکہ معظّمہ کی طرح مدینہ منورہ بھی حرم ہے لیکن تعظیم وتکریم کے واجب ہونے کے بارے میں تو سب ہی متفق ہیں "۔انتہی ملخصاً۔(جوامع الکلم ،ص:361)

﴿دربار اقدس میں حاضری سے گریز' باعثِ محرومی﴾

حضرات! قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے کا حکم دیا گیا، ترغیب وتشویق دلائی گئی اور حاضری سے گریز کرنے کو منافقین کا شیوہ قرار دیا گیا، ارشاد الٰہی ہے:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ .	اور جب ان (منافقین) سے کہا جاتا ہے کہ آؤ! اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) تمہارے لئے مغفرت طلب فرمائینگے تو وہ انکار سے اپنے سروں کو گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھوگے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے حاضری سے رک رہے ہیں۔(سورۃ المنافقون۔5)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علاوہ ازیں استطاعت رکھنے کے باوجود زیارت مقدسہ سے گریز کرنے والے سے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے مجھ پر زیادتی کی ہے، جیسا کہ مواہب لدنیہ میں حدیث شریف ہے:

وَرُوِیَ عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :مَنْ وَّجَدَ سَعَۃً وَلَمْ یَفِدْ اِلَیَّ فَقَدْ جَفَانِیْ. ذَکَرَہُ ابْنُ فَرْحُوْن فِیْ مَنَاسِکِہٖ،وَالْغَزَالِیُّ فِیْ الْاِحْیَاءِ...

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت ہے: آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص استطاعت رکھنے کے باوجود میری بارگاہ میں حاضر نہ ہوتو اس نے مجھ پر زیادتی کی، اس روایت کو ابن فرحون نے اپنی "مناسک" میں اور امام غزالی نے "احیاء العلوم" میں نقل کیا ہے۔

(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف، ج12، ص180)

نیز جامع الاحادیث، جامع کبیر اور کنز العمال میں حدیث شریف ہے:

مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ .

جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ سے جفا کی۔

(جامع الأحادیث للسیوطی:21997۔الجامع الکبیر للسیوطی:4728۔کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال:12368)

بارگاہ اقدس میں سلام پیش کرنے کے آداب

آدمی جتنی بڑی شخصیت کے پاس جانے کا ارادہ کرتا ہے اتنا ہی زیادہ اہتمام کرتا ہے، دنیا میں ہمیں بہت سی مثالیں ملتی ہیں، بارگاہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ بارگاہ عالیجاہ ہے جہاں فرشتے باادب حاضر ہوتے ہیں، بڑے بڑے اولیاء واقطاب آہستہ قدم، خمیدہ سر، پست نگاہ، لرزیدہ بدن، الغرض پیکر ادب بن کر حاضر ہوتے، لہذا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روضۂ اقدس کے زائرین کو قرینہ ادب رکھنا چاہیئے ،اس سلسلہ میں امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب لدنیہ میں رقم فرمایا:

وینبغی ان یقف عند محاذاۃ اربعۃ اذرع ،ویلازم الادب والخشوع والتواضع،غاض البصر فی مقام الھیبۃ،کما کان یفعل بین یدیہ فی حیاتہ،ویستحضر علمہ بوقوفہ بین یدیہ وسماعہ لسلامہ،کما ھو الحال فی حال حیاتہ،اذ لا فرق بین موتہ وحیاتہ فی مشاھدتہ لامتہ ومعرفتہ احوالھم ونیاتھم وعزائمھم وخواطرھم ،وذلک عندہ جلی لا خفاء بہ۔

زائر کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ مواجہہ شریف سے چار گز کی دوری پر ٹھہرے، پیکر ادب ہوکر خشوع وانکساری کو اپنے اوپر لازم کرلے، بارگاہ عالی جاہ میں اپنی نگاہ کو نیچی کئے ہوئے اس طرح حاضر ہو جیسے آپ کی ظاہری حیات طیبہ میں آپ کے روبرو حاضر ہوا کرتے،اور اس بات کو ملحوظ رکھے کہ آپ اپنے دربار میں اس کے حاضر ہونے کو جانتے ہیں اور اس کے سلام کو سماعت فرماتے ہیں جیسا کہ آپ اپنی ظاہری حیات مبارکہ میں سنا کرتے تھے، کیونکہ اپنی امت کا مشاہدہ فرمانے کے لئے اور ان کے حالات ،نیتیں، ارادے اور دلی کیفیات کو جاننے کے لئے آپ کی حیات طیبہ اور وصال مبارک میں کوئی فرق نہیں۔اور یہ ساری چیزیں آپ پر بالکل عیاں ہیں جس میں کسی قسم کی پوشیدگی نہیں۔

(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی،الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف ،ج12،ص195)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿سلام پیش کرتے وقت کدھر رخ کریں؟﴾

زائرین روضۂ اقدس اس یقین کے ساتھ دربار اقدس میں حاضر ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حیات ہیں ،صلوۃ وسلام کو بلا واسطہ سماعت فرماتے ہیں اور جواب بھی عنایت فرماتے ہیں،سنن ابن ماجہ میں حدیث مبارک ہے،حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ. فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ.

بیشک اللہ نے زمین پر حرام کردیا کہ وہ انبیاء کرام کے اجسام کو کھائے ،اللہ کے نبی حیات ہیں‘ رزق پاتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ،باب ذکر وفاتہ ودفنہ،صلی اللہ علیہ وسلم،حدیث نمبر:1706)

حضرات! بارگاہ نبوی کے آداب کے سلسلہ میں محدثین کرام وفقہاء عظام نے بیان فرمایا کہ جب سلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہوں تو اس طرح باادب ٹھہریں کہ چہرہ مواجہہ شریف کی جانب ہو اور پیٹھ قبلہ کی جانب ہو،امام مالک رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے خلیفہ ابوجعفر منصور کو یہی فرمایا تھا کہ جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جانب ہی رخ کرکے دعا کریں،سبل الہدی والرشاد میں روایت ہے:

ولما ناظر أبو جعفر المنصور عبد الله بن محمد بن عباس ثاني خلفاء بني العباس مالكا في مسجده عليه الصلاة والسلام قال له مالك:

اور جب بنی عباس کے دوسرے خلیفہ ابوجعفر منصور عبداللہ بن محمد بن عباس نے امام مالک رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں مناظرہ کیا تو امام مالک رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ان سے فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يـا أميـر الـمـؤمـنين لا ترفع صـوتـك فى هذا المسجد، فـإن الـلــه تـعـالى أدب قوما فقال: (لا تـرفعوا أصواتكم فـوق صـوت الـنبـى) وإن حـرمتـه ميتـا كـحرمته حيا، فاستكان لها أبو جعفر، وقال لـمالك: يـا أبـا عبيـد الله أأستـقبـل الـقبـلة وادعـوا أم استقبـل رسول الـلـه صـلى الـلـه عليه وسلم ؟ فـقال له: لم تصرف وجهك عنه وهو وسيـلتك ووسيـلة أبيك آدم إلـى الـلـه تـعـالى يوم القيامة بل استقبله واستشفع بـه فيشفعك الله، فإنه تقبل بـه شـفاعتك لنفسك قال الـلـه تـعالى: (ولـو أنهم إذ ظلموا أنفسهم)

اے امیر المؤمنین! اپنی آواز کو اس مسجد میں بلند نہ کرو! کیونکہ اللہ تعالی نے ایک بہتر قوم کو ادب سکھاتے ہوئے (قرآن کریم میں) فرمایا: "اپنی آوازوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آواز پر بلند نہ کرو!" بیشک آپ کی ظاہری حیات طیبہ میں جس طرح آپ کا ادب واحترام لازم تھا آپ کے وصال مبارک کے بعد بھی اسی طرح ادب واحترام ملحوظ رکھا جائے! تو خلیفہ ابو جعفر باادب ہو گئے اور امام مالک سے دریافت کرنے لگے: اے ابوعبید اللہ! بوقت حاضری، میں قبلہ کی جانب رخ کروں اور دعا کروں یا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جانب رخ کروں؟ تو آپ نے فرمایا: آپ اپنے چہرہ کو حضور کی بارگاہ سے کیسے پھیر سکتے ہو؟ جبکہ آپ کی ذات گرامی ہی قیامت کے دن اللہ تعالی کے دربار میں آپ کے لئے اور آپ کے والد حضرت آدم علیہ السلام کے لئے وسیلہ ہے۔ ہر حال میں آپ حضور کی جانب ہی رخ کریں! اور آپ سے شفاعت طلب کریں! اللہ تعالی تمہارے حق میں سفارش قبول کرے گا، کیونکہ یہی وہ ذات بابرکت ہے جس کے طفیل تمہارے حق میں تمہارا معروضہ قبول کیا جائے گا، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: (ولـو أنهـم إذ ظـلـمـوا أنفسهم.....)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(سبل الہدی والرشاد، جماع أبواب بعض ما یجب علی الانام من حقوقہ علیہ الصلاۃ والسلام، ج11، ص423)

﴿علامہ ابن تیمیہ کی صراحت﴾

اس سلسلہ میں علامہ ابن تیمیہ نے بھی صراحت کی ہے کہ سلام پیش کرتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب چہرہ اور قبلہ کی جانب پشت ہو، حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی عمل رہا:

وھکذا کان الصحابة یسلمون علیه ،مستقبلی الحجرة مستدبری القبلة عند أکثر العلماء کمالک والشافعی وأحمد.	اور اسی طرح حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سلام پیش کیا کرتے، اس طور پر کہ مواجہہ شریف کی جانب رخ کرتے اور قبلہ کی جانب پیٹھ ہوا کرتی، علماء امت کی اکثریت کا یہی مسلک رہا، جیسا کہ امام مالک امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ۔

(مختصر منسک شیخ الاِسلام ابن تیمیۃ ،الفصل الرابع عشر فی زیارۃ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

﴿بارگاہ اقدس میں اس طرح سلام پیش کریں﴾

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللهِ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللهِ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللهُ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خِیَــرَۃَ اللہُ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَـا صَـفْـوَۃَ اللّٰـہُ! اَلسَّلَامُ عَـلَیْکَ یَـا سَیِّدَ الْـمُـرْسَـلِیْـنُ وَخَـاتَمَ النَّبِیِّیْنُ! اَلسَّلَامُ عَـلَیْکَ یَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنُ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ الـطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنُ! اَلسَّلَامُ عَـلَیْکَ وَعَلٰی اَزْوَاجِکَ الطَّاھِرَاتِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنُ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَصْحَابِکَ اَجْمَعِیْنُ ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَـاءِ وَسَـائِرِ عِبَـادِ الـلّٰہِ الصَّالِحِیْنُ! جَـزَاکَ الـلّٰہُ یَا رَسُـوْلَ اللّٰہِ اَفْضَلَ مَا جَازٰی نَبِیًّا وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِہٖ،وَصَلَّی الـلّٰــہُ عَـلَیْکَ کُـلَّـمَـا ذَکَـرَکَ الـذَّاکِرُوْنُ،وَغَفَلَ عَنْ ذِکْـرِکَ الْغَافِلُوْنُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَمِیْنُہٗ وَخِیَرَتُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ،وَاَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَـلَّـغْـتَ الـرِّسَــالَۃَ وَ اَدَّیْــتَ الْاَمَـانَۃَ،وَنَصَحْـتَ الْاُمَّۃَ، وَجَاھَدْتَّ فِیْ اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ.

(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی،الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف،ج12،ص197)

پھر سیدھی جانب ایک ہاتھ ہٹ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں سلام پیش کریں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ!اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَیَّدَ اللّٰہُ بِہِ الدِّیْنُ ! جَزَاکَ اللّٰہُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا.اَللّٰھُمَّ ارْضَ عَنْہُ ،وَارْضَ عَنَّا بِہٖ.

پھر سیدھی جانب ایک ہاتھ ہٹ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنِ!اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَیَّدَ اللّٰہُ بِہِ الدِّیْنُ ! جَزَاکَ اللّٰہُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا.اَللّٰھُمَّ ارْضَ عَنْہُ ،وَارْضَ عَنَّا بِہٖ.

(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی،الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف،ج12،ص201)

﴿زائرین روضۂ اقدس سے سلام پیش کرنے کی درخواست کرنا﴾

حضرات! ہر بندۂ مؤمن کی عین تمنا یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ عالی جاہ میں باادب حاضر ہوکر صلوۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرے،زائرین روضۂ اقدس تو براہ راست صلوۃ وسلام پیش کرتے ہیں لیکن جو حضرات وہاں جا نہ سکے وہ حجاج وزائرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان کی جانب سے بارگاہ اقدس میں سلام پیش کریں،حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اہتمام کے ساتھ ملک شام سے ایک صاحب کو روانہ فرماتے کہ وہ آپ کی جانب سے بارگاہ اقدس میں سلام پیش کرے،جیسا کہ امام بیہقی کی شعب الایمان اورامام قسطلانی کی مواہب لدنیہ میں روایت ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وقد صح ان عمر بن عبد العـزيـز كان يبرد البريد لـلسـلام على النبى صلى الله عليه واله وسلم .	یہ روایت پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں سلام پیش کرنے کے لئے (ملک شام) سے ایک قاصد کو روانہ کیا کرتے۔

(شعب الایمان للبیھقی ، حدیث نمبر:4008/4007۔المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی،الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف،ج12،ص184)

﴿مسجد نبوی شریف میں نماز ادا کرنے کی فضیلت﴾

مسجد نبوی شریف وہ عظیم مسجد ہے جس کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے، یہیں آپ نے قیام فرمایا' یہیں آپ کا کاشانۂ اقدس رہا اور یہیں آپ کا روضۂ اطہر ہے۔

صحیح بخاری میں حدیث شریف ہے:

عَـنْ أَبِـى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : صَلاةٌ فِى مَسْجِدِى هَذَا خَيْـرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ .	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔

(صحیح البخاری،کتاب فضل الصلاۃ،باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، حدیث نمبر1190)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنا دیگر مساجد میں پچاس ہزار نماز ادا کرنے کے برابر اجر وثواب رکھتا ہے۔

سنن ابن ماجہ شریف میں حدیث پاک ہے:

وَصَلاۃٌ فِــیْ مَسْــجِـدِیْ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلاۃٍ . میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا پچاس ہزار نماز ادا کرنے کے برابر اجر وثواب رکھتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، باب ماجاء فی الصلاۃ فی المسجد الجامع، حدیث نمبر:1478)

﴿مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی فضیلت﴾

مدینہ طیبہ میں سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی جاہ میں حاضر ہونا ہر مؤمن کا عین مقصد ہوتا ہے اور جس مسجد کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نسبت حاصل ہوٴاس میں زیادہ سے زیادہ نمازیں ادا کرنا عظیم سعادت ہے۔مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں ادا کرنے کا جو خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے اور ہر گروپ اور ہر قافلہ کے منتظمین بطور خاص انتظام کرتے ہیں،اس کا سبب وداعیہ یہ ہے کہ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں ادا کرنے والے کے لئے دوزخ سے آزادی ورہائی،نفاق سے حفاظت و براءت اورعذاب سے خلاصی ونجات کا اعلان فرمایا جیسا کہ مسند امام احمد اور مجمع الزوائد میں حدیث پاک ہے :

عَـنْ اَنَــسِ بْـنِ مَالِـکٍ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِي اَرْبَعِينَ صَلَاةً لَا يَفُوتُهُ صَلَاةٌ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَنَجَاةٌ مِنَ الْعَذَابِ وَبَرِءَ مِنَ النِّفَاقِ .

آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور اس سے کوئی نماز نہ چھوٹی ہو تو اس کے لئے دوزخ سے آزادی اور عذاب سے خلاصی لکھ دی گئی اور وہ نفاق سے محفوظ وبری ہوگیا۔

(مسند الامام احمد، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حدیث نمبر:12919۔ مجمع الزوائد ج4، باب فیمن صلی بالمدینۃ اربعین صلوۃ، ص:8۔)

صاحب مجمع الزوائد امام علی بن ابوبکر بن سلیمان ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

قلت روى الترمذی بعضه . رواه احمد والطبرانی فی الاوسط ورجاله ثقات .

میں کہتا ہوں امام ترمذی نے اس حدیث کے بعض حصہ کو روایت کیا، امام احمد نے (اپنی مسند میں) اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں اس کی روایت کی اور اس حدیث کو روایت کرنے والے حضرات معتبر وثقہ ہیں۔

ونیز امام طبرانی کی معجم اوسط میں الفاظ کے قدرے اختلاف کے ساتھ منقول ہے:

عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى في مسجدي اربعين صلوة

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لا یفوته صلوة کتب الله له براءة من النار و نجاة من العذاب.

اور اس سے کوئی نماز فوت نہیں ہوئی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے براءت اور عذاب سے نجات لکھ دیتا ہے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم من اسمہ محمد، حدیث نمبر: 5602)

﴿ریاض الجنۃ کی فضیلت﴾

ریاض الجنۃ کے معنٰی جنت کے باغ اور کیاری کے ہیں، یہ وہ مبارک حصہ ہے جو منبر نبوی شریف اور کاشانۂ اقدس کے درمیان ہے، اس سے متعلق ارشاد نبوی ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ .

حضرت عبد اللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے گھر اور منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضل الصلاۃ، باب فضل ما بین القبر والمنبر . حدیث نمبر:1195)

زائرو آؤ کہ جنت بھی یہیں ملتی ہے
روضۂ شاہ سے ہی خلد کا رستہ دیکھا

(مؤلف)

﴿مسجد قباء میں دوگانہ عمرہ کے برابر﴾

تین مساجد مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد مسجد قُبا تمام مساجد سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

افضل ہے مدینۂ منورہ میں سب سے پہلے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہیں نماز ادا فرمایا کرتے تھے یہاں کا ایک دوگانہ ایک عمرہ کے برابر ہے، سنن ابن ماجہ شریف میں حدیث مبارک ہے:

قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ اَتَى مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلَّى فِيهِ صَلاةً كَانَ لَهُ كَاَجْرِ عُمْرَةٍ.

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنی قیام گاہ سے باطہارت مسجد قباء آئے اور دو رکعت ادا کرے اسے عمرہ کا ثواب ہے۔

(سنن ابن ماجہ: 1477- جامع الأحادیث: 21785 ۔الجامع الکبیر للسیوطی: 4516 ۔کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: 34963)

ونیز جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، معجم کبیر طبرانی، شعب الایمان اور مسند ابو یعلی وغیرہ میں حدیث مبارک ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدِ قباء میں نماز ادا کرنا' عمرہ ادا کرنے کی طرح ہے۔قَالَ : الصَّلاةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ .

(جامع الترمذی: 325 ۔سنن ابن ماجہ: 1476 ۔ المعجم الکبیر: 569 ۔ شعب الإیمان للبیھقی: 4031 ۔ مسند أبی یعلی الموصلی: 7015 ۔ السنن الصغری للبیھقی: 1824۔ جامع الأحادیث: 13639 ۔ الجامع الکبیر للسیوطی: 119 ۔ السنن الکبری للبیھقی: 10594 ۔کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: 3496)

﴿زائرین روضۂ اقدس کو حضرت ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ کی قیمتی نصیحت﴾

زائرین روضۂ اطہر کو نصیحت کرتے ہوئے عارف باللہ ابوالبرکات حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

حضرت والدی علیہ الرحمہ پر اس وقت بہت زیادہ رقّت طاری ہو جایا کرتی تھی، جب آپ زائر مدینہ پاک کو وہاں کے خصوصی آداب کی تلقین فرماتے، تاکیداً فرمایا کرتے کہ دیکھو میاں! مدینہ کا دربار ایک زندہ شہنشاہ کا دربار ہے۔

یہ یقین رکھو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمہارے ہر قول وفعل کی فوراً خبر ہو جاتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزار اقدس میں ایسے ہی حیات سے ہیں جیسے اپنی دنیوی زندگی میں تھے۔

یہ سمجھاتے ہوئے اکثر اس واقعہ کو بھی بیان فرماتے تھے کہ ایک حاجی نے اپنے زمانۂ قیامِ مدینہ منورہ میں اپنے ایک ساتھی سے کہا تھا کہ مدینہ منورہ کی ہر چیز اچھی ہے مگر یہاں کے دہی میں ذرا بُو ہے، اسی رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کے خواب میں تشریف لائے اور فرمائے: اگر تم کو ہمارے پاس کا دہی پسند نہیں تو تم یہاں کیوں رہتے ہو؟

اس واقعہ کو سنا کر زائر مدینہ کو خبردار فرماتے کہ وہاں دورانِ قیام اپنے قول اور فعل میں سخت احتیاط رکھیں۔

خبردار! وہاں کسی کی دل شکنی نہ ہونے پائے۔

با خدا دیوانہ باش و

با محمد ہوشیار

(کتاب الحج والزیارۃ، پیش لفظ، ص5)

برادران اسلام! حجاج وزائرین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں اپنے قیام کو غنیمت جانیں، نمازوں کی پابندی کریں، نماز پنجگانہ کے علاوہ نماز تہجد، اشراق، چاشت اور اوابین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وغیرہ کا اہتمام کریں، حالت احرام میں تلبیہ کی کثرت کریں، درود شریف کا ورد رکھیں۔
مدینۂ منورہ میں قیام کے دوران مسجد قباء اور مسجد قبلتین میں دوگانہ ادا کریں، جنت البقیع شریف جہاں تقریباً دس ہزار سے زائد صحابۂ عظام واہل بیت کرام، تابعین وائمہ کے مزارات ہیں، اس کی بھی زیارت کریں احد شریف جس کے دامن میں سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک اور دیگر شہداء کرام کے مزارات ہیں اس کی بھی زیارت کریں۔

﴿مسجد نبوی شریف سے نکلتے وقت چپل وغیرہ پٹخنا﴾

کسی بھی کام کو اطمینان وآہستگی وقار وشائستگی کے ساتھ کرنا چاہئیے، عجلت وبے وقاری طبیعت سلیمہ کے لئے پسندیدہ نہیں، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام امور کو اطمینان و وقار کے ساتھ انجام دیتے چنانچہ صحیح مسلم شریف، ج، 1، کتاب الجنائز، فصل فی التسلیم علی اہل القبور والدعاء والاستغفار لہم، ص 313، میں طویل روایت کا ایک جز ملاحظہ ہو (حدیث نمبر 974)

فاخذ ردائه رويدا	ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
وانتعل رويدا	ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آہستگی سے
وفتح الباب رويدا	اپنی چادر مبارک لی، اطمینان سے نعلین مبارک پہنی، آہستگی
فخرج ثم اجافه	سے دروازہ کھول کر باہر تشریف لے گئے پھر آہستہ سے
رويدا	دروازہ بند کیا۔

(صحیح مسلم شریف، ج، 1، کتاب الجنائز، فصل فی التسلیم علی اہل القبور والدعاء والاستغفار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لھم،ص313،حدیث نمبر974)

کسی بھی موقع پر چپل وغیرہ پٹخنا یا زمین پر اس طرح زور سے رکھنا کہ جس سے آواز آئے ناپسندیدہ ہے،اور مساجد سے نکلتے وقت یہ عمل حد درجہ ناپسندیدہ ہے،مسجد میں داخل ہوتے وقت،نکلتے وقت اوراندرون مسجد اس کے آداب کوملحوظ رکھا جائے ایسی کوئی آواز نہ کی جائے جس سے نمازیوں اور ذکر وتلاوت کرنے والوں کوخلل ہو،لہذا چپل وغیرہ رکھتے وقت آہستگی ووقار کوپیش نظر رکھنا چاہیئے۔

یہ عام مساجد کے احکام ہیں اور بالخصوص مسجد نبوی شریف علی صاحبہ الصلوۃ والسلام اور مسجد حرام شریف کے آداب تو دیگر مساجد کے بالمقابل زائد ہیں اس لئے حجاج کرام وزائرین حضرات کوچپل پہنتے اور رکھتے وقت ان مقامات مقدسہ کی قربت کا لحاظ کرتے ہوئے اس طرح کی غفلت ولاپرواہی سے مکمل طور پر احتیاط برتنی چاہیئے۔

مسجد نبوی شریف میں آواز بلند کرنے کی ممانعت

مسجد نبوی شریف میں کسی کو دور سے بآواز بلند پکارنا سخت ممنوع اور خلاف ادب ہے یہ وہ مقدس مسجد شریف ہے جہاں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا روضۂ اطہر ہے،پیکر ادب ہوکر حاضر ہونا چاہیئے،یہ وہ بارگاہ عالی جاہ ہے جہاں آواز بلند کرنے سے منع کیا گیا اور آواز بلند کرنے کا حکم یہ ہے کہ تمام اعمال وعبادتیں ضائع وبرباد ہوجاتی ہیں اور آدمی کو اس کا شعور واحساس بھی نہیں رہتا جیسا کہ بارگاہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آداب کی تعلیم میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

يَـا أَيُّهَـا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

اے ایمان والوا ! تم اپنی آوازوں کو نبی (اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز پر بلند مت کرو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ. (سورۃ الحجرات۔2)

اور آپ کی خدمت میں اس طرح گفتگو مت کرو جس طرح تم ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہو ورنہ تمہارے اعمال ضائع واکارت ہوجائیں گے اور تمہیں اس کی خبر نہ ہوگی -

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد بھی یہی حکم ہیکہ مسجد نبوی شریف میں آواز بلند نہ کی جائے چنانچہ صحیح بخاری شریف، ج1، کتاب الصلوۃ باب رفع الصوت فی المسجد میں حدیث مبارک ہے:

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهَذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا. قَالَ مَنْ أَنْتُمَا -أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالاَ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ . قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا ، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں مسجد نبوی میں کھڑا ہوا تھا تو ایک صاحب نے میری طرف کنکری پھینک کر متوجہ کیا, میں نے دیکھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں آپ نے اشارہ دیا کہ ان دوآدمیوں کو میرے پاس لے آؤ ! تو میں ان دونوں کو لے کر آپ کے پاس پہنچا،حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : تم کس قبیلہ کے ہو؟ یا فرمایا : تم کس علاقہ کے باشندے ہو؟ ان دونوں نے عرض کیا : ہم طائف کے باشندے ہیں آپ نے فرمایا: اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں ضرور تمہیں سزادیتا تم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہو؟۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیدی شیخ الاسلام امام محمد انواراللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :

اس خبر سے ظاہر ہے کہ مسجد شریف میں کوئی آواز بلند نہیں کرسکتا تھا اور اگر کرتا تو مستحق تعزیر سمجھا جاتا تھا باوجود یہ کہ سائب بن یزید چنداں دور نہ تھے، مگر اسی ادب سے عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو پکارا نہیں بلکہ کنکری پھینک کر اپنی طرف متوجہ کیا، یہ تمام آداب اسی وجہ سے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیات ابدی وہاں تشریف رکھتے ہیں کیونکہ اگر لحاظ صرف مسجد ہونے کا ہوتا تو " فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کہنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

دوسرا قرینہ یہ ہے کہ اس تعزیر کو **اھل بلد** کے لئے خاص فرمایا جن کو مسجد شریف کے آداب بخوبی معلوم تھے اگر صرف مسجد ہی کا لحاظ ہوتا تو اہل طائف بھی معذور نہ رکھے جاتے کیونکہ آخر وہاں بھی مسجدیں تھیں۔(انوار احمدی،ص:265/264)

علامہ ابوالفضل قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفاء شریف میں بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب بتفصیل بیان کرنے کے بعد الباب الثالث فی تعظیم امرہ ووجوب توقیرہ وبرہ ص 251، پر رقمطراز ہیں :

واعلم ان حرمۃ النبی صلی اللہ علیـہ وآلـہ وسـلـم بعد موتـہ وتـوقیرہ وتعظیمہ لازم کما کان حال حیاتہ . . .	حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں باادب رہنا عظمت بجالانا جس طرح قبل وصال شریف لازم تھا وصال فرمانے کے بعد بھی لازم وضروری ہے۔۔۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال ابو ابریھم التجیبی واجب علی کل مؤمن متی ذکرہ او ذکر عندہ ان یخضع ویخشع ویتوقر ویسکن من حرکتہ ویاخذ فی ھیبتہ واجلالہ بما کان یاخذ بہ نفسہ لو کان بین یدیہ ویتادب بماادبنا اللہ بہ.

ہر ایمان والے پر واجب ہے کہ جب آپ کا ذکر مبارک کرے یا سنے تو حد درجہ خشوع وخضوع کا اظہار کرے اپنے افعال وحرکات میں مؤدب رہے، آپ کی عظمت وبزرگی کو ملحوظ خاطر رکھے اور اللہ تعالی کے حکم اور تعلیم کے مطابق ادب بجالائے کیونکہ وہ خدمت اقدس میں حاضر ہے ۔علامہ ابو الفضل

قال القاضی ابو الفضل وھذہ کانت سیرۃ سلفنا الصالح وائمتنا الماضین رضی اللہ عنھم

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمارے سلف صالحین اور بزرگ ائمہ کا یہی طریقہ ہے۔

مدینہ منورہ میں زائرین روضۂ اطہر کو ان آداب کا لحاظ رکھنا چاہیئے، کسی کو مسجد نبوی شریف میں بلند آواز سے نہ پکاریں اور اپنے تمام حرکات وسکنات میں سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہیں ہونی چاہیئے جس میں بے ادبی کا ادنی شائبہ بھی ہو۔

اللہ تعالی کے دربار میں دعا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلہ سے ہم سب کو مدینۂ منورہ حاضر ہونے کی سعادت عطا فرمائے، اور بارگاہ اقدس میں باادب حاضر ہونا نصیب فرمائے، موت آئے تو آپ کے شہر مقدس میں آئے اور جنت البقیع شریف میں دفن ہونا میسّر ہو۔

آمِین بِجَاہِ سَیِّدِنَا طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حج وعمرہ، فضائل وبرکات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ، وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنُ، وَعَلٰی آلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنُ، وَاَصْحَابِهِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنُ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنُ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَیْهِ سَبِیْلاً .صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ.

برادران اسلام! عازمین حج وزیارت کے قافلے سوئے حرمین شریفین رواں دواں ہیں، زندگی تمام جس کعبہ کی طرف رُخ کر کے نمازیں ادا کرتے رہے اب وہ خود اپنی آنکھوں سے کعبۃ اللہ شریف کا دیدار کریں گے، جس نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں اب ان کی بارگاہ عالی جاہ میں حاضر ہونے کا شرف پائیں گے۔

حضرات! انسان کی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ جب وہ کسی بڑے دربار میں حاضر ہونا چاہتا ہے تو غسل کر کے مکمل پاک وصاف ہوتا ہے، عمدہ لباس زیب تن کرتا ہے اور پھر دربار شاہی میں حاضر ہوتا ہے، ایسے ہی حجاج کرام بادشاہوں کے بادشاہ رب العالمین کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں اور اس دربار عالی میں حاضر ہونے کے لئے انہیں ماہ رمضان کے ذریعہ پاک وصاف کیا گیا، پہلے عشرہ میں بندہ کو رحمتوں سے بہرہ ور کیا گیا، دوسرے عشرہ میں مغفرت کے ذریعہ گناہوں سے پاک وصاف کیا گیا، تیسرے عشرہ میں جہنم سے رہائی کا پروانہ دیا گیا اور اسے شب قدر کی برکتوں سے مالا مال کیا گیا،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بندۂ مومن نے قرآن کریم کی تلاوت وسماعت بھی کی‘ جس سے دل کا زنگ دور ہوگیا اور اس کا قلب روشن ومنور ہوگیا، روزہ کی برکت سے نفس مغلوب ہوگیا اور بندہ تربیت اسلامی کا مظہر اور تراویح ونوافل کی ادائی سے اخلاق حمیدہ کا پیکر بن گیا، اب تک وہ گناہوں کے میل سے آلودہ تھا‘ اسے ماہ رمضان میں آب رحمت اور مغفرت کے پانی سے پاک وصاف کردیا گیا، جب بندہ مکمل پاک وصاف ہوگیا تو اب اجازت ملتی ہے کہ رب العالمین کے دربار میں حاضر ہوجاؤ!۔

﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اعلانِ حج﴾

حضرات! جن افراد کو اللہ تعالی حج کی سعادت عطا فرمارہا ہے‘ وہ بارگاہ الٰہی کے منتخب اور چنندہ ہیں کیونکہ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے خانۂ کعبہ کی تعمیر فرمائی اور لوگوں میں حج کا اعلان کیا‘ قدرت الٰہی سے آپ کی آواز زمین وآسمان کے درمیان گونج اٹھی‘ جسے زمین وآسمان میں موجود ساری خلقت نے سنا‘ دنیا کے گوشہ گوشہ سے مخلوق خدا کا وہاں حاضر ہونا اس کی بین دلیل ہے، جیسا کہ **مستدرك على الصحيحين** میں روایت ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : لَمَّا فَرَغ إِبْرَاهِيمُ مِنْ بِنَاءِ الْبَيْتِ قَالَ: رَبِّ قَدْ فَرَغْتُ. فَقَالَ : أَذِّنْ فِيْ النَّاسِ بِالْحَجِّ	سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام خانۂ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالی کے دربار میں معروضہ کیا: الٰہی! میں تعمیر سے فارغ ہوچکا ہوں، تو اللہ تعالی نے حکم فرمایا "لوگوں میں حج کا اعلان کرو!"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

.قَــالَ : رَبِّ وَمَــا يَبْلُـغُ صَـوْتِي ؟ قَالَ : أَذِّنْ وَعَلَيَّ الْبَلَاغُ . قَالَ : رَبِّ كَيْفَ أَقُوْلُ ؟ قَالَ : قُلْ : يَـا أَيُّهَا النَّـاسُ ! كُـتِـبَ عَـلَيْـكُـمُ الْـحَـجُّ ، حَجُّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ فَسَـمِـعَـهُ مَـنْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ .أَلَا تَــرَى أَنَّهُــمْ يَـجِيْئُوْنَ مِنْ أَقْصَى الْأَرْضِ يُلَبُّوْنَ ؟.

انہوں نے عرض کیا: الٰہی! میری آواز کیسے پہنچے گی؟ارشاد فرمایا: آواز دینا تمہارا کام ہے اور پہنچانا ہمارے ذمہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا: پروردگار! میں کن کلمات سے اعلان کروں؟ارشادفرمایا: اس طرح کہو!"اےلوگو!تم پر حج فرض کیا گیا،معزز ومکرم گھر کعبۃ اللہ کا حج تم پر فرض کیا گیا"تو زمین وآسمان کے درمیان جتنی مخلوق تھی سب نے آپ کی آوزسنی۔یہی وجہ ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ حجاج زمین کے کونے کونے سے لبیک لبیک کہتے ہوئے حج کے لئے آتے ہیں۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم ،کتاب التفسیر،تفسیرسورۃ الحج،حدیث نمبر3421)

﴿ندائے خلیل پر لبیک کہنے والے ہی حج کے سعادتمند﴾

برادران اسلام! حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی آواز پر جن افراد نے لبیک کہا تھا وہی افراد آج حج کی سعادت سے مشرف ہورہے ہیں،جیسا کہ تفسیر درمنثور میں ہے:

وَأَخْـرَجَ ابْـنُ أَبِـيْ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :

امام ابن ابو حاتم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت نقل کی ہے،آپ نے فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَـمَّـا أَمَـرَ الـلّٰهُ إِبْرَاهِيـمَ أَنْ يُّـنَـادِيَ فِيْ النَّاسِ بِالْحَجِّ ، صَـعِـدَ أَبَـا قُبَيْـسٍ فَوَضَعَ أُصْبَعَيْـهِ فِيْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ نَادَى : إِنَّ الـلّٰـهَ كَـتَـبَ عَـلَيْكُمُ الْـحَـجَّ فَـأَجِيْبُـوْا رَبَّـكُمْ . فَـأَجَـابُـوْهُ بِـالتَّـلْبِيَةِ فِـيْ أَصْلَابِ الـرِّجَـالِ وَأَرْحَامِ الـنِّسَـاءِ ، وَأَوَّلُ مَـنْ أَجَابَهُ أَهْلُ الْيَمَنْ . فَـلَيْسَ حَاجٌّ يَـحُـجُّ مِـنْ يَّـوْمِـئِذٍ إِلَى أَنْ تَـقُوْمَ السَّاعَةُ، إِلَّا مَنْ كَانَ أَجَابَ إِبْرَاهِيمَ يَوْمَئِذٍ.	جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کریں تو آپ ابوقبیس نامی ایک پہاڑ پر چڑھے اور اپنی مبارک انگلیوں کو اپنے کانوں میں رکھا اور ندا دی: "بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے تو تم اپنے پروردگار کی دعوت پر لبیک کہو!" تو آپ کی اس ندا پر لوگوں نے مَردوں کی پشتوں اور عورتوں کے شکموں سے تلبیہ پڑھتے ہوئے اس دعوت کو قبول کیا۔ اور سب سے پہلے یمن والوں نے آپ کی دعوت پر لبیک کہا۔ اور اس دن سے قیامت تک جو کوئی حاجی حج کرتا ہے تو یہ وہی خوش نصیب ہے جس نے اس وقت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعوت پر لبیک کہا تھا۔

(الدر المنثور فی التفسیر المنثور، سورۃ الحج، 27)

حضرات! جو بندگان خدا حج کا عظیم فریضہ ادا کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے دربار سے منتخب اور چنندہ ہیں، اللہ تعالیٰ جب اس شرف سے مشرف فرما رہا ہے تو انہیں چاہئے کہ وہ حج کے مناسک بہتر طور پر سیکھ لیں، توبہ و استغفار کی کثرت کریں، دل میں خوف و خشیت کی کیفیت میں مزید اضافہ کریں، جو حقوق واجب ہیں انہیں ادا کریں، اگر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کسی کی دل آزاری کی ہو تو ان سے معافی چاہیں، حج میں بطور خاص صبر وتحمل، ایثار وقربانی، عفوو درگزر سے کام لیں، ارشاد حق تعالی ہے:

فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ

جو شخص حج کے مہینوں میں احرام باندھ کر حج کی نیت کرلے تو نہ حج کے وقت بے حیائی کا کوئی کام کرے اور نہ کوئی گناہ کرے اور نہ ہی کسی سے جھگڑے۔

(سورۃ البقرۃ:197)

برادران اسلام! حج دین اسلام کا ایک مہتم بالشان رکن ہے، جو، ہر صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا.

ترجمہ: اور اللہ تعالی کے لئے لوگوں پر کعبۃ اللہ کا حج فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھے۔

(سورۃ آل عمران۔97)

حج اللہ تعالی کی رضا وخوشنودی کے لئے کیا جائے، اس سے ریا کاری ودکھاوا مقصود نہ ہو، حج اس لئے نہ کیا جائے کہ لوگ ہمیں حاجی کہیں بلکہ اس نیت سے کیا جائے کہ اللہ تعالی اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم راضی ہوجائیں؛ کیونکہ عبادات کے اندر نیت کو روح کا درجہ دیا گیا ہے، جو خوش نصیب افراد خُلوصِ نیت کے ساتھ حج ادا کرتے ہیں ان کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عظیم بشارت عطا فرمائی جیسا کہ صحیح بخاری میں حدیث شریف ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حَدَّثنَا سَیار اَبُو الْحَکَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ.

حضرت ابوالحکم سیار رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے اللہ کی رضا کے لئے حج کیا اور اس نے نہ بے حیائی کا کوئی کام کیا اور نہ فسق و فجور کا مرتکب ہوا وہ اس طرح گناہوں سے پاک ہو کر لوٹے گا گویا اس کو اس کی ماں نے ابھی جنم دیا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور۔ حدیث نمبر 1521)

﴿حج کس پر فرض ہے؟﴾

جامع ترمذی شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا یُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَۃُ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ایک صاحب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حج کو کیا چیز واجب کرتی ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: توشۂ سفر اور سواری۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(جامع ترمذی' کتاب الحج' باب ماجاء فی إیجاب الحج بالزاد والراحلۃ' حدیث نمبر818)

فقہاءِ کرام نے اس کی یوں وضاحت کی ہے کہ جس شخص کے پاس بنیادی ضرورت سے زائد اس قدر مال ہو کہ وہ بیت اللہ شریف تک آنے جانے اور قیام کرنے کے اخراجات برداشت کرسکتا ہو اور سفر حج سے واپس آنے تک اہل وعیال کے نفقہ کا انتظام کرسکتا ہو تو وہ صاحب استطاعت ہے اور اس پر حج فرض ہے۔

زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے دیگر شرائط کے ساتھ نصاب کا مالک ہونا' مال کا بڑھنے والا ہونا اور نصاب پر سال گزرنا' شرط ہے، حج واجب ہونے کے لئے مال کے بڑھنے یا اس پر سال گزرنے کی شرط نہیں اور نہ نصاب کی تکمیل لازمی ہے، محض بنیادی ضرورت اور اہل وعیال کے نفقہ سے زائد اتنی رقم ہو کہ بیت اللہ شریف جانے آنے کے اخراجات برداشت کرسکتا ہو تو حج فرض ہوجاتا ہے۔

رہائشی گھر کے علاوہ جائیداد ہو اور اس کو فروخت کرنے سے اتنی رقم حاصل ہوتی ہے کہ وہ واپسی تک اہل وعیال کے نفقہ کا بندوبست کرکے حج کے مکمل اخراجات برداشت کرسکتا ہو تو ایسے شخص پر حج فرض ہے۔

فتاوی عالمگیری، کتاب المناسک میں ہے: وتفسیر ملک الزاد والراحلة أن یکون له مال فاضل عن حاجته ، وهو ما سوی مسکنه ولبسه وخدمه ، وأثاث بیته قدر ما یبلغه إلی مکة ذاهبا وجائیا راکبا لا ماشیا وسوی ما یقضی به دیونه ویمسک لنفقة عیاله ، ومرمة مسکنه ونحوه إلی وقت انصرافه......وفی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

التجريد إن كان له دار لا يسكنها وعبد لا يستخدمه فعليه أن يبيعه ويحج به .

﴿حج فرض ہونے کے باوجود تاخیر کرنا' موجب غضب﴾

بعض افراد حج فرض ہونے کے باوجود کسی شرعی عذر کے بغیر پس وپیش کرتے ہیں، اور اگر قضاء آجائے تو ایک فرض کے تارک اور عظیم فضیلت سے ہمیشہ کے لئے محروم رہ جاتے ہیں، جامع ترمذی میں روایت ہے:

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلاَ عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً).	سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص زادراہ اور ایسی سواری کا مالک ہو جو اسے بیت اللہ شریف تک پہنچائے اور پھر وہ حج نہ کرے تو اس پر اس بات کا فرق نہیں کہ وہ یہودی مرے یا نصرانی مرے۔ اسی سے متعلق اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے: اور اللہ تعالی کے لئے لوگوں پر کعبۃ اللہ کا حج فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھے۔ (سورۂ آل عمران:97)

(جامع الترمذی، ابواب الحج، باب ماجاء فی التغلیظ فی ترک الحج۔ 817)

حضرات! جو لوگ حج فرض ہونے کے باوجود حج ادا نہیں کرتے انہیں نصیحت کرتے ہوئے حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

حج میں کمال درجے کی خوشنودی الٰہی ہے چونکہ بطیبِ خاطر مال خرچ کرنا اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مصائب پر صبر کرنا مشکل کام تھا اس لئے حق تعالیٰ نے عمر بھر میں ایک ہی حج مقرر فرمایا جس سے اہل ایمان کا امتحان مقصود ہے۔ بڑی افسوس کی بات ہوگی کہ ہم عمر بھر دعوائے عبودیت کرتے رہیں اور تمام عمر میں ایک امتحانِ عبودیت جو مقرر کیا گیا ہے اس سے بھی گریز کر جائیں !!

اس سے تو یہ ثابت ہوگا کہ وہ دعویٰ زبانی ہی زبانی تھا اسی وجہ سے متعدد حدیثوں میں وارد ہے کہ جو حج نہیں کرے گا وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی اللہ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں۔

(مقاصد الاسلام، حصۂ چہارم، ص 56)

﴿حج' ظاہری و باطنی فوائد کا جامع﴾

برادران اسلام! حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے حج کے اس عظیم فریضہ کی بابت خصوصی فضائل، برکات ومنافع بیان فرمائے، بعض افراد حج فرض ہونے کے باوجود یہ سمجھتے ہیں کہ حج پر زیادہ مصارف آتے ہیں، مال کثیر خرچ کریں تو شاید ہم فقر وفاقہ سے دوچار ہو جائیں گے، ایسے افراد کو بھی حج کی ترغیب دلاتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حج کی برکت سے فقر وتنگدستی کو دور فرمادیتا ہے اور گناہوں کو بھی معاف فرمادیتا ہے، فقر وتنگدستی کا دفع ہونا ظاہری فائدہ ہے اور گناہوں کا معاف کیا جانا باطنی فائدہ ہے، اس طرح حج ظاہری و باطنی ہر دو فوائد کا جامع ہے، جیسا کہ جامع ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ میں حدیث شریف ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ .

تم پے در پے حج وعمرہ کیا کرو کیونکہ حج وعمرہ فقر اور گناہوں کو ایسے ہی دفع کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہا اور سونا چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔اور مقبول حج کا ثواب تو جنت ہی ہے۔

(جامع الترمذی، باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ، حدیث نمبر:815۔ سنن النسائی، فضل المتابعۃ بین الحج والعمرۃ، حدیث نمبر:2630 ۔سنن ابن ماجہ، باب فضل الحج والعمرۃ، حدیث نمبر:2887)

حج کے اقسام

حضرات! حج کی تین قسمیں ہیں:(1) حج قِران۔ (2) حج تمتع (3) حج افراد۔

(1) حج قِران اس حج کو کہتے ہیں جس میں میقات سے حج کے مہینوں میں عمرہ اور حج کی نیت کو ایک ہی احرام میں جمع کیا جائے۔

حج قران میں عمرہ کرنے کے بعد بال نہیں نکالے جاتے بلکہ اسی طرح احرام کی حالت میں رہتے ہیں اور جب حج کے دن شروع ہوتے ہیں تو اسی احرام سے حج کرتے ہیں۔

(2) حج تمتع اس حج کو کہتے ہیں جس میں میقات سے حج کے مہینوں میں عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جائے اور مناسک عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھل جاتا ہے پھر جب حج کے دن شروع ہوتے ہیں اس وقت دوبارہ حج کا احرام باندھکر حج کیا جاتا ہے۔

اکثر افراد حج تمتع ہی کیا کرتے ہیں۔

(3) حج اِفراد اس حج کو کہتے ہیں جس میں صرف حج کی نیت سے احرام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باندھا جائے اور اس حج میں مناسک ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے۔

﴿اشہر حج (حج کے مہینے)﴾

حضرات! حج کا فریضہ' زمان ومکان کے ساتھ خاص ہے، یعنی اس فریضہ کو مخصوص مقام اور خاص وقت پر ادا کیا جاتا ہے، شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن حج کے مہینے کہلاتے ہیں۔

صحیح بخاری شریف میں روایت ہے:

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا أَشْھُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَۃِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِی الْحِجَّۃِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حج کے مہینے: شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں۔

(صحیح بخاری شریف، کتاب الحج، باب قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی الْحَجُّ أَشْھُرٌ مَعْلُومَاتٌ)

حج کے ایام: حج کے چھ (6) دن ہیں:

8/9/10/11/12 اور /13 ذی الحجہ۔

﴿حج کے فرائض﴾

فرائض حج تین (3) ہیں: (1) احرام۔ (2) وقوف عرفات۔ (3) طواف زیارت۔

(1) احرام: اس سے مراد دل سے حج کی نیت کرنا اور تلبیہ (لبیک) کہنا ہے۔

(2) وقوف عرفات: 9! ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے بعد سے 10! ذی الحجہ کی صبح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صادق کے درمیان میدان عرفات میں کچھ دیر کے لئے کیوں نہ ہو ٹھہرنا یہ وقوف، حج کا عظیم ترین رکن ہے۔ زوال کے فوری بعد وقوف کا آغاز کرنا' مسنون ہے۔

(3) طواف زیارت: 10 ! ذی الحجہ کی صبح سے 12 ! ذی الحجہ کے دن، سورج غروب ہونے سے پہلے تک کسی بھی وقت بیت اللہ شریف کا طواف کرنا۔

حضرات ! ان تینوں ارکان کو ترتیب وار ادا کرنا اور ہر رکن کو اس کے مخصوص مکان اور مقررہ وقت میں ادا کرنا بھی ضروری ہے ان تینوں فرائض میں سے اگر کوئی چیز چھوٹ جائے تو حج نہیں ہوگا اور اس کی تلافی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہوسکتی۔

﴿واجبات حج﴾

واجبات حج چھ (6) ہیں: (1) وقوف مزدلفہ: دس (10) ذی الحجہ کو صبح صادق کے بعد مزدلفہ میں وقوف کرنا' اس کا انتہائی وقت طلوع آفتاب سے پہلے تک ہے۔ (2) صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ (3) رمی جمار: جمرات کو کنکریاں مارنا۔ (4) حج قِران اور حج تمتع کرنے والوں کے لئے قربانی کرنا۔ (5) حلق: سر کے بال منڈانا یا قصر: بال کتروانا۔ (6) آفاقی (میقات سے باہر رہنے والے) کے حق میں مکہ مکرمہ سے واپسی کے موقع پر طواف وداع کرنا۔ نوٹ: ان واجبات میں سے اگر کوئی واجب چھوٹ جائے خواہ قصداً یا سہواً ترک کیا ہو تو ایک دم یعنی ایک بکرا قربانی کرنا واجب ہے۔

﴿ادائی حج کے لئے عرفہ مزدلفہ ومنیٰ مقرر کرنے کی حکمتیں﴾

حضرات ! حج کی ادائی کے لئے منیٰ مزدلفہ اور عرفات وغیرہ مقامات مقرر کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ حج کے روز لوگ اس پہاڑ کے پاس (یعنی عرفات میں) کھڑے ہوتے ہیں جو حدِّ حرم سے باہر ہے اور حرم میں نہیں کھڑے ہوتے؟ فرمایا اس لئے کہ کعبہ بیت اللہ ہے اور حرم باب اللہ جب بندے اپنے خدا کی بارگاہ میں وفد بن کر آتے ہیں تو وہ پہلے دروازے کے باہر کھڑے کئے جاتے ہیں تاکہ نہایت عاجزی اور تضرع کریں پھر اس نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ مشعر حرام کے پاس بھی وقوف ہوتا ہے؟ فرمایا جب اندر آنے کی انہیں اجازت ہوئی تو وہ اندر تو آ گئے مگر پھر دوسرے پردے کے پاس یعنی مزدلفہ میں روکے جاتے ہیں تاکہ پھر وہاں تضرع اور عاجزی کریں اور اس کے بعد قربانی گزرانے کی اجازت ہوتی ہے جو باعث تقرب ہے اور وہاں تمام گناہوں اور میل کچیل سے پاک وصاف ہوکر اصلاح وغیرہ بنوا کر باطہارت وزینت زیارت کرنے کی اجازت ہوتی ہے (اسی وجہ سے اس طواف کا نام طواف الزیارۃ ہے) پھر اس نے پوچھا ایام تشریق میں روزے کیوں منع کئے گئے؟ فرمایا: اس لئے کہ اُن دنوں لوگ خدائے تعالیٰ کی مہمانی میں ہوتے ہیں اور مہمان بغیر اجازتِ میزبان کے روزہ نہیں رکھ سکتا پھر اس نے پوچھا کہ کعبہ شریف کا پردہ پکڑنے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا وہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص کسی کا قصور کرتا ہے اور جب اس سے ملاقات ہوتی ہے تو اس جرم کی معافی کے لئے اس کا دامن پکڑ کر معافی چاہتا ہے۔ (مقاصد الاسلام، حصۂ چہارم، ص59/60)

﴿عازمین حج کو حضرت ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت﴾

حضرت ابوالبرکات سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عازمین حج کو نصیحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

یہاں میں ان امور کا تذکرہ کر دینا ضروری سمجھتا ہوں جن کو حضرت والدی علیہ الرحمہ بالعموم ہر عازم حج اور زائر سے فرمایا کرتے تھے' تا کہ یہ حضرات ان باتوں کا لحاظ رکھ کر اپنے سفر کو کامیاب بنائیں۔

پہلی بات بڑے اہتمام سے یوں فرماتے: دیکھو میاں! یہ حج کا سفر بڑا صبر آزما اور مشقت طلب ہوتا ہے، اس میں ایسے مواقع بھی آتے ہیں کہ جب لوگ ایک دوسرے پر سبقت کرتے اور اپنی آسائش کو مقدم کرنے کے لئے آپس میں جھگڑنے اور اختلاف کرنے لگتے ہیں، خبردار! ایسے مواقع پر صبر وتحمل کو ہاتھ سے جانے نہ دینا، بات کتنی ہی تلخ اور ناگوار کیوں نہ ہو، درگزر سے کام لینا اور اللہ تعالی کے اس ارشاد کو کبھی نہ بھولنا:

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ. (سورۃ البقرۃ:197)

خبردار! حج کے درمیان لڑائی جھگڑا، گالی گلوج نہ ہونے پائے، اس صبر کا بڑا اجر ہے۔

دوسری بات یہ ارشاد فرماتے کہ دیکھو میاں! بعض عبادتیں مقامات کے ساتھ خاص ہوتی ہیں، جو دوسری جگہ نہیں ہوسکتیں، اس لئے کوشش کرو کہ جب تک تمہارا مکہ معظّمہ میں قیام رہے بیت اللہ شریف کا زیادہ سے زیادہ طواف ہوتا رہے کہ یہ نعمت دنیا میں کسی اور جگہ نصیب نہیں ہوسکتی، اسی طرح عمرہ بھی خصوصی عبادت ہے، جو مکہ معظّمہ ہی میں میسر آتی ہے، اس لئے جتنے ہوسکیں اپنے اور اپنے والدین اور عزیز واقارب کی طرف سے نفل عمرے ادا کرو، اور اس کو بھی خوب یاد رکھو کہ یہاں کی ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے، لیکن ساتھ ہی اس کو بھی نہ بھولو کہ یہاں گناہوں پر بھی ویسی ہی سخت پکڑ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیسری بات زمزم شریف کے متعلق یہ ارشاد فرماتے تھے کہ یہ ایک ایسی نعمت ہے جو ھم خرما وھم ثواب (وہ جس میں لذت بھی ہو اور کارِ خیر بھی) کے مصداق ہے، اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو جس نیت سے پیو وہ پوری ہوتی ہے، یہ امراض کے لئے شفا بھی ہے اور دعاء کی قبولیت کا ذریعہ بھی ہے اور بھوکے کے لئے غذا بھی، اس لئے جب تک یہاں قیام رہے زمزم شریف خوب پیو اور اس کے وسیلہ سے دعاء کیا کرو!۔

یہاں کے اوراد کے تعلق سے حضرت قبلہ علیہ الرحمہ یہ ارشاد فرماتے کہ "حزب اعظم" دعاؤں کا ایسا مجموعہ ہے جس میں ساری مسنون دعائیں جمع ہیں، اس لئے کم از کم اس کا ایک ختم یہاں ہو جائے تو بہت اچھا ہے۔ (کتاب الحج والزیارۃ، پیش لفظ، ص 4-3)

زیارت روضہ اطہر کے آداب کے بارے میں حضرت علیہ الرحمۃ کی قیمتی نصیحتیں زیارت روضۂ اطہر کے ضمن میں ص 66 پر بیان کی گئی ہیں۔

﴿طواف خانۂ کعبہ' امت کے لئے خصوصی شرف﴾

حضرات! یوں تو ہر دور میں طواف کرنے والے خانۂ کعبہ کا طواف کرتے رہے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت کو اللہ تعالی نے طواف کا خصوصی شرف عطا فرمایا' جیسا کہ امام طبرانی کی معجم اوسط میں روایت ہے:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَالَّـذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ ، إِنَّ لِلْکَعْبَةِ لِسَانًا وَّشَفَتَیْنِ ، وَلَقَدْ اِشْتَکَتْ إِلَی اللّٰهِ ، فَقَالَتْ : یَا رَبِّ ، قَلَّ عُوَّادِیْ ، وَقَلَّ زُوَّارِیْ ، فَأَوْحَی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَیْهَا : إِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا خُشَّعًا سُجَّدًا ، یَحِنُّوْنَ إِلَیْکَ کَمَا تَحِنُّ الْحَمَامَةُ إِلَی بَیْضَتِهَا.	اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بیشک کعبہ کو زبان اور دو ہونٹ ہیں، اور اس نے اللہ تعالی کے دربار میں شکایت کی، اس نے عرض کیا: اے پروردگار! میرے پاس آنے والے اور زیارت کرنے والے کم ہوگئے، تو اللہ تعالی نے اس کی جانب وحی فرمائی، بیشک میں ایسے انسانوں کو وجود بخشنے والا ہوں جن کے دل خوف وخشیت سے معمور اوران کی جبینیں بارگاہ الہی میں سجدہ ریز رہیں گی، وہ تیری طرف ایسے مشتاق رہیں گے جیسے کبوتر اپنے انڈے کی طرف مشتاق رہتا ہے۔

(المعجم الأوسط للطبرانی، باب المیم من اسمہ: محمد، حدیث نمبر 6245)

﴿حجاج کی شفاعت 'خانۂ کعبہ کا دربار رسالت میں معروضہ!﴾

برادران اسلام! اللہ تعالی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو شفیع المذنبین (ساری کائنات کے حق میں شفاعت کرنے والا) بنا کر بھیجا، آپ کی شفاعت سے تمام اہل ایمان مشرف ہوں گے اور حجاج وزائرین کے حق میں آپ نے خصوصی دعائیں فرمائیں، شفاعت خاصہ کا وعدہ بھی فرمایا اور آپ کی نسبت ہی سے خانہ کعبہ حجاج کرام کے حق میں اللہ تعالی کے دربار میں سفارش کرے گا، صرف حجاج ہی نہیں بلکہ وہ لوگ جو اپنے دلوں میں حج کی تمنا وآرزو رکھا کرتے تھے' لیکن غربت یا کسی شرعی عذر کی بنا حج نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرسکے ہوں تو کعبۃ اللہ شریف ان کے حق میں بھی سفارش کرے گا،جیسا کہ نزہۃ المجالس میں ہے:

وقال فی کتاب شرف المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ان الکعبۃ تستأذن ربھا فی زیارۃ قبر المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم فیأذن لھا فتقول یا نبی اللہ لا تھتم بثلاثۃ فإنی أشفع لھم من طاف بی ومن خرج ولم یبلغنی ومن اشتھی الوصول إلی ولم یجد سبیلا..

شرف المصطفی نامی ایک کتاب میں مذکور ہے: بیشک کعبۃ اللہ اپنے پروردگار کے دربار میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت کے لئے اجازت طلب کرے گا تو اللہ تعالی اسے اجازت عطا فرمائے گا،وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دربار میں عرض کرے گا: اے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم! تین افراد کے بارے میں آپ فکر نہ کریں! میں ان کے حق میں سفارش کروں گا:

(1) وہ شخص جس نے میرا طواف کیا،(2) وہ شخص جو (حج یا عمرہ کے ارادہ سے) نکلا لیکن مجھ تک نہ پہنچ سکا اور (3) وہ شخص جو مجھ تک پہنچنے کی آرزو کیا لیکن استطاعت نہ رکھا۔(نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس،باب فضل الحج)

اسی لئے ہر بندۂ مومن خواہ امیر ہو کہ غریب اس کی دلی تمنا یہ ہوتی ہے کہ اس حیات مستعار میں کم از کم ایک مرتبہ حج بیت اللہ وزیارت روضۂ مقدسہ کے شرف سے مشرف ہو،اسی لئے اقطاع عالم سے فرزندان توحید مکہ مکرمہ ومدینۂ طیبہ حاضر ہوتے ہیں۔

حجاج ومعتمرین 'اللہ کے مہمان

حجاج ومعتمرین کو یہ اعزاز بخشا جاتا ہے کہ وہ جو دعا کرتے ہیں اللہ تعالی اسے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قبول فرماتا ہے، انہیں اللہ تعالی کے مہمان ہونے کا شرف ملتا ہے، سنن ابن ماجہ شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّــهُ قَـالَ : الْـحُـجَّـاجُ وَالْـعُـمَّـارُ وَفْـدُ الـلَّـهِ إِنْ دَعَـوْهُ أَجَـابَهُـمْ وَإِنِ اسْتَغْفَرُوهُ غَفَرَ لَهُمْ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالی کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالی سے کوئی دعا مانگتے ہیں تو وہ قبول فرماتا ہے اور اگر وہ مغفرت طلب کرتے ہیں تو اللہ تعالی ان کو بخش دیتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، باب فضل دعاء الحج، حدیث نمبر:3004)

﴿ سفر حج میں ہر قدم پر نیکی ﴾

حضرات! جب حجاج کرام کے پیش نظر یہ بات رہے گی کہ ہم اللہ تعالی کے مہمان ہیں اور اس کے دربار میں حاضر ہیں تو ان کی زبان پر کبھی حرف شکایت نہیں آئے گا اور ظاہری طور پر کوئی مصیبت اور پریشانی بھی پیش آجائے تو صبر کریں گے اور دل میں یہ یقین رہے گا کہ جس پاک پروردگار کے دربار میں ہم آئے ہیں وہی ہماری حفاظت فرمائے گا اور ہر مصیبت کو راحت میں تبدیل فرمادے گا، اور کرم کا یہ معاملہ ہوتا ہے کہ حجاج کرام کو ہر قدم پر نیکیاں عطا کی جاتی ہیں جیسا کہ شعب الایمان میں حدیث شریف ہے:

فـإنـی سمعت أبـا الـقـاسـم صـلـی الله علیه وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یقول : من جاء یؤم البیت الحرام ، ورکب بعیرہ فما یرفع البعیر خفا ولا یضع خفا إلا کتب اللہ لہ بھا حسنۃ ، وحط عنہ بھا خطیئۃ ورفع لہ بھا درجۃ حتی إذا انتھی إلی البیت فطاف بہ وطاف بین الصفا والمروۃ ثم حلق أو قصر إلا خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ أمہ .	جو شخص بیت اللہ شریف کے ارادہ سے آئے اور اپنے اونٹ پر سوار ہو تو اونٹ جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے اللہ تعالی اس کے ہر قدم کے بدلہ نیکی لکھتا ہے اور ہر قدم کے بدلہ خطا معاف فرماتا ہے اور ہر قدم کے بدلہ درجہ بلند فرماتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ بیت اللہ شریف کو پہنچتا ہے اور طواف کے شرف سے مشرف ہوتا ہے اور صفا ومروہ کے درمیان سعی کرتا ہے پھر حلق یا قصر کرتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہو کر نکلتا ہے جس دن کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

(شعب الإیمان للبیھقی ،الخامس والعشرون من شعب الإیمان وھو باب المناسک ، فضل الحج والعمرۃ،حدیث نمبر 3959)

﴿مقبول حج کا بدلہ جنت!﴾

جب بندہ حج ادا کر کے واپس ہوتا ہے تو اس حال میں واپس ہوتا ہے کہ اس کے جسم پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا،مقبول حج کے بدلہ اسے جنت عطا کی جاتی ہے،جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت ہے:

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشادفرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے۔

(صحیح البخاری، باب وجوب العمرۃ وفضلہا، حدیث نمبر:1773۔صحیح مسلم، باب فی فضل الحج والعمرۃ ویوم عرفۃ، حدیث نمبر:3355)

حضرات! جب امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حجاج کرام کے حق میں دعا فرمائی ہے تو اس دعاء مستجاب کا یہ اثر ہوتا ہے کہ اس سے صرف حجاج کرام ہی فیضیاب نہیں ہوتے بلکہ اب وہ جس کے حق میں سفارش کرتے ہیں اللہ تعالی اسے قبول فرماتا ہے، جیسا کہ مسند بزار، جامع الاحادیث، جامع کبیر، مجمع الزوائداور کنزالعمال میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، رَفَعَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، قَالَ : الْحَاجُّ يَشْفَعُ فِي أَرْبَعِ مِائَةِ أَهْلِ بَيْتٍ ، أَوْ قَالَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

حضوراکرم صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کرنے والا اپنے چار سو(400)خاندان، (راوی کہتے ہیں :یاحضور نے فرمایا) خاندان کے چار سو(400)افراد کی شفاعت کرے گا۔

(مسند البزار، مسند حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہما، حدیث نمبر: 3196 ۔الجامع الکبیر للسیوطی، حرف الحاء حدیث نمبر:12137۔ جامع الاحادیث، حرف الحاء، المحلی من الحاء، حدیث نمبر:11680 ۔مجمع الزوائد، کتاب الحج ، باب دعاء الحجاج

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والعمار حدیث نمبر:5289 ۔کنز العمال، کتاب الحج والعمرۃ، الباب الأول فی فضائل الحج ووجوبہ وآدابہ، الإکمال من الفصل الأول فی فضائل الحج، حدیث نمبر:11841)

یوم عرفہ کی فضیلت

شرح السنہ، مشکوۃ المصابیح اورزجاجۃ المصابیح میں حدیث پاک ہے:

وعن جابر رضی اللہ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " :إذا کان یوم عرفۃ إن اللہ ینزل إلی السماء الدنیا فیباھی بھم الملائکۃ فیقول :انظروا إلی عبادی أتونی شعثا غبرا ضاجین من کل فج عمیق أشھدکم أنی قد غفرت لھم فیقول الملائکۃ :یا رب فلان کان یرھق وفلان وفلانۃ قال :یقول اللہ عز وجل :قد غفرت لھم ." قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " :فما من یوم أکثر عتیقا من النار من یوم عرفۃ ."رواہ فی شرح السنۃ -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالی آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے اور فرشتوں کے سامنے میدانِ عرفات میں جمع ہونے والوں پر فخر فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: اے فرشتو! تم میرے بندوں کو دیکھو کہ وہ میری بارگاہ میں پراگندہ بال گرد آلود چہروں میں دور دراز تنگ اور کشادہ راستوں سے چل کر یہاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاضر ہیں اور تسبیح وتہلیل ذکر وتلبیہ کرتے ہوئے مجھے پکار رہے ہیں، اے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے ان سب کو بخش دیا، یہ سن کر فرشتے عرض کرتے ہیں : پروردگار! ان میں فلاں مرد اور فلاں عورت بھی ہے جو گنہگار اور متہم ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سن کر اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے : سنو! میں نے (نیکوں کے ساتھ) ان کو بھی بخش دیا یہ فرما کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی اور دن دوزخ سے اتنے بندوں کو رہائی نہیں ملتی جتنے بندوں کو عرفہ کے دن دوزخ سے رہائی ملتی ہے، (شرح السنہ، مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر،-2601 زجاجۃ المصابیح، حدیث نمبر،105)

حضرات! یہاں کتاب وسنت کی روشنی میں حج کی فرضیت واہمیت اور اس کے فضائل وبرکات بیان کئے گئے ہیں؛ تاکہ ہمارے دلوں میں حج کی ادائی کا جذبہ مزید پروان چڑھے۔

اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلہ سے ہمیں حج مقبول کی سعادت اور روضۂ اطہر کی زیارت کے شرف سے مشرف فرمائے۔

آمِین بِجاہِ سَیِّدِنَا طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

○○○ تمت ○○○

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نعت بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم

چوما جو نقشِ قدم 'عرش معلیٰ دیکھا
دیکھا جو روئے نبی حق کا ہی جلوہ دیکھا

حسن ایمان وعقیدت سے جو طیبہ دیکھا
دین ودنیا کی سعادت کا خزینہ دیکھا

لوح وکرسی وقلم، جنت وسدرہ دیکھا
دیکھا سب کچھ بیقیں جس نے مدینہ دیکھا

ڈوبا سورج بھی پلٹ آیا جو منشا دیکھا
چاندشق ہوگیا جب ان کا اشارہ دیکھا

ان کی مرضی کا خدا رکھتا ہے کس درجہ لحاظ
قبلہ تبدیل کیا چہرہ جو اٹھتا دیکھا

چاند شرمائے جو دیکھے رخ زیبا کی ضیاء
یہی کہتے ہوئے اصحاب نے چہرہ دیکھا

علم میں فضل میں ہر وصف میں سب سے اعلی
شاہ کونین کو ہر شان میں یکتا دیکھا

زائرو آؤ کہ جنت بھی یہیں ملتی ہے
روضۂ شاہ سے ہی خلد کا رستہ دیکھا

اُن کے منگتے جو ہیں شاہوں کو دیا کرتے ہیں
اُن کے ٹکڑوں پہ ہی ہر ایک کو پلتا دیکھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عاصیوں متقیوں سب کے لئے محشر میں
صرف آقا کی شفاعت کا سہارا دیکھا

اس لئے پلکیں بچھاتے ہیں یہاں پر شیدا
دست بستہ جو فرشتوں کا یاں پہرا دیکھا

ارض طیبہ میں ضیآء پورے ادب سے آنا
حسنِ تعظیم ہی میں قلب کا تقوی دیکھا

از: سید ضیاء الدین نقشبندی عفی عنہ
شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر
مصری گنج حیدر آباد، الہند
Website: www.ziaislamic.com
Email:zia.islamic@yahoo.co.in

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari